امام حسین علیہ السلام پر گریہ
بقلم: علی ناصر
نشر و اشاعت: ادارہ تحفظ عقائد تشیع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام حسین علیہ السلام پر گریہ

کتب اہلسنت میں امام حسین علیہ السلام پر گریہ کے جواز اور استحباب پر دلالت کرنے والی صحیح حدیثوں کا مجموعہ

بقلم: علی ناصر

۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۴۳۲ ھ

نشر و اشاعت: ادارہ تحفظ عقائد تشیع

امام حسینؑ پر گریہ کا ثواب جنت ہے:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِخَطِّ يَدِهِ: نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قثنا الرَّبِيعُ بْنُ مُنْذِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقُولُ: مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ.

منذر بیان کرتے ہیں ،امام حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:جسکی آنکھ سے ایک قطرہ آنسو ہمارے غم میں ٹپک پڑا اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔

فضائل صحابہ ،حدیث 1154

http://islamport.com/w/ajz/Web/2294/1170.htm

اس عمل کی جزا جنت ہونے کا معنی یہ ہے کہ امام حسینؑ کے غم میں رونا عبادت ہے اور وہ بھی ایسی عظیم عبادت کی جسکی جزا جنت ہے۔
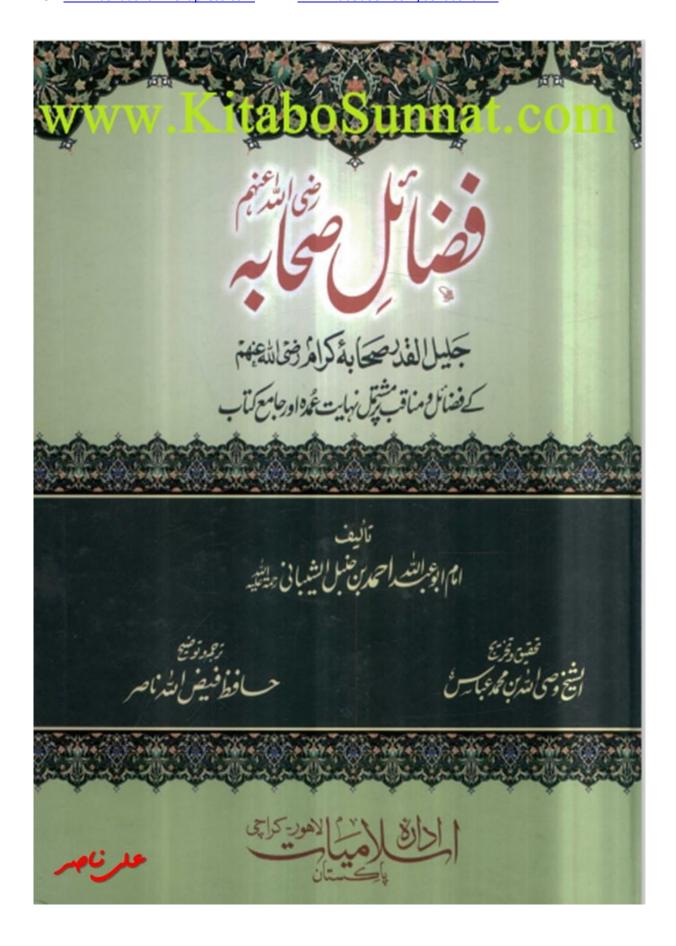
اس کے متعلق علی بن ابی طالب ؓ سے سوال کرو، وہ (میری بہ نسبت) زیادہ جانتے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے امیرالمومنین! اس مسئلہ کے بارے میں میرے نزدیک آپ کا جواب علی ؓ کے جواب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو معاویہ ؓ نے فرمایا: تو نے بہت بری بات کہی ہے اور تو نے قابل ملامت حرکت کی ہے، تو نے ایسے شخص کو ناپسند کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن کے علم کو سراہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ ؑ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور سیدنا عمر ؓ کو بھی جب کسی چیز کے بارے میں اشکال ہوتا تھا تو وہ ان ہی سے راہنمائی لیتے تھے۔

1154۔ مُنذر ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی ؓ فرمایا کرتے تھے:

مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ. ❶

ہمارے حق میں جس شخص کی آنکھ سے ایک بھی آنسو یا ایک بھی قطرہ ٹپک پڑا؛ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ٹھہرائے گا۔

1155۔ سیدنا علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((يُولَدُ لَكَ ابْنٌ قَدْ نَحَلْتُهُ اسْمِي وَكُنْيَتِي)). ❷

تیرے ہاں بچے کی پیدائش ہوگی جسے میں اپنا نام اور اپنی کنیت دوں گا۔

1156۔ امام شعبی ؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب ؓ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغَارًا تَنْتَفِعُوا بِهِ كِبَارًا، تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لِيَصِرْ لِذَاتِ اللّٰهِ. ❸

بچپن میں ہی علم حاصل کرلو؛ تاکہ بڑے ہوکر اس سے فائدہ اُٹھا سکو، اللہ کے غیر سے علم سیکھو؛ تاکہ وہ بھی اللہ کے لیے ہی ہو جائے۔

1157۔ ابوحرب بن ابواسود الدؤلی بیان کرتے ہیں کہ:

اشْتَكَى أَبُو الْأَسْوَدِ الْفَالِجَ، فَنُعِتَ لَهُ ثَعْلَبٌ، فَطَلَبْنَاهَا فِي خَرِبِ الْبَصْرَةِ، فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو حَرْبِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: أَقْرِئْ أَبَاكَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فُلَانٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَأُذُودَنَّ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ عَنْ حَوْضِ رَسُولِ اللّٰهِ رَايَاتِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ، كَمَا تُذَادُ غَرِيبَةُ الْإِبِلِ عَنْ حِيَاضِهَا. ❹

ابوالاسود ؒ کو فالج کی شکایت ہوگئی تو انہیں بہ طور علاج کسی نے لومڑ کا بتلایا۔ ہم اسے بصرہ کے ویرانوں سے تلاش کر کے لائے۔ پھر (ایک روز) میں چکر لگا رہا تھا تو میرا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا تو میں اس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ ابوحرب بن ابوالاسود۔ اس نے کہا: اپنے والد کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ عبداللہ بن فلاں آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ بھی

---

❶ [لم أجد أحمد بن اسرائيل والباقون ثقات] ذخائر العقبٰى للمحب الطبرى، ص: ١٩

❷ [إسناده ضعيف] تاريخ بغداد للخطيب: ١١/ ٢١٨ ـ العلل المتناهية لابن الجوزى: ١/ ٢٤٥

❸ إسناده ضعيف.

❹ [إسناده ضعيف] مجمع الزوائد للهيثمى: ٩/ ١٣٥

مترجم نے باقی سند کے راویوں کی توثیق کی ہے سوائے احمد بن اسرائیل کے، کہتا ہے ہم نے اسکو نہیں پایا(یعنی مجھول ہے)مگر یہ درست نہیں ہے -

(ا) ذھبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور اسکو حافظ،فقیہ اور بغداد کا شیخ العلماء کہا ہے -

(۲)خطیب بغدادی نے کہا:عارف و صدوق تھا ،سنن پر اسنے بڑی تصنیف کی ہے-

838- 11/67- النجاد الإمام الحافظ الفقيه شيخ العلماء ببغداد أبو بكر أحمد بن سلمان بن الحسن بن إسرائيل البغدادي الحنبلي: ولد سنة ثلاث وخمسين ومائتين، سمع يحيى بن جعفر بن الزبرقان وأحمد بن ملاعب والحسن بن مكرم وأبا داود السجستاني وأبا بكر بن أبي الدنيا وأحمد بن محمد البرتي وإسماعيل بن إسحاق وهلال بن العلاء وطبقتهم؛ قال الخطيب: كان صدوقًا عارفًا، صنف كتابًا كبيرًا في السنن،

كتاب تذكرة الحفاظ = طبقات الحفاظ للذهبي

https://al-maktaba.org/book/1583/593

(۳)شعیب الارنووط نے بھی ذھبی کے ترجمہ کو مسند احمد کے حاشیہ میں نقل کیا ہے۔

الموسوعة الحديثية

مُسْنَد الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤-٢٤١هـ)

الجزء الأوّل

حقّقه وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط

عادل مرشد

مؤسسة الرسالة

فقال في جُملَة ما ذكر: سمعتُ «مسند» أحمدابن -
أبي بكر بن مالك في مئة وخمسين جزءاً، فعَجِبَ أبو
وقال: مئة وخمسون جزءاً من حديث أحمد ابن حن
رأينا عندَ شيخٍ من شيوخنا جزءاً من حديث أحمدابن
ذلك، فكيف في هٰذا الوقت هٰذا «المسند» الجليل

ثم ذكر المديني كيف أن الحاكمَ لم يبدأ بتأليف
الصحيحين» إلا بعد أن أقام في بغداد أشهراً، وسمع
بكر بن مالك القَطِيعي.

ومن طريف ما ذكره أبو موسى المدينيُّ في شِدة حِرْصِ العلماء على سماع «المسند» وعنايتهم به ما رواه عن أبي بكر القطيعي ـ وهو الذي انتشر «المسند» عنه ـ قال: رأيتُ أبا بكر أحمد بن سلمان النَّجَّاد[1] في النوم وهو على حالة جميلة، فقلت: أيَّ شيء كان خَبَرُك؟ قال: كل ما تحبُّ، الزم ما أنت عليه وما نحن عليه، فإنَّ الأمرَ هو ما نحن عليه وما أنتم عليه، ثم قال: بالله إلا حَفِظْتَ هٰذا «المسند»، فهو إمامُ المسلمين وإليه يَرجِعون، وقد كنتُ قديماً أسألك بالله إن أَعَرْت منه أكثر من جزء لمن تعرفه لِيَبقى.

ومما يُدهِشُ أيضاً أن بعضَهم قد حَفِظَه كُلَّه، فقد سُئِلَ الشيخ الإمام الحافظ أبو الحسين علي بن الشيخ الإمام الحافظ الفقيه محمد اليُونِيني رحمهما الله تعالى ـ فيما رواه ابن الجَزَري[2] ـ: أنت تحفظُ الكُتُبَ الستَّة؟ فقال: أحفَظُها وما أحفظها، فقيل له: كيف هٰذا؟ فقال: أنا أحفظُ «مسند»

---

(١) هو الإمام المحدث الحافظ الفقيه المفتي شيخ العراق، مترجم في «سير أعلام النبلاء» ١٥/٥٠٢.

(٢) في «المصعد الأحمد» ص٣٢ (مقدمة الجزء الأول لمسند أحمد).

علی ناصر

شعیب الارنووط نے حاشیہ میں اسکا ترجمہ سیر اعلام النبلا سے نقل کیا ہے۔

"هوالإِمَامُ المحدّث الحَافِظ الفَقِيْه المُفْتِي شَيْخُ العِرَاق"

https://al-maktaba.org/book/22669/5901

في ألفاظ الجرح والتعديل . وقد رتبها ابن أبي حاتم فأحسن . فألفاظ التعديل مراتب : أعلاها : ثقة أو متقن أو ثبت أو حجة ، أو عدل حافظ ، أو ضابط

سیوطی نے ابن ابی حاتم سے نقل کیا ہے کہ :تعدیل کے بہترین الفاظ، ثقہ، متقن، ثبت، حجہ، عدل، حافظ و ضابط ہیں۔

تدريب الراوي ج 1 ص 405

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=227&idfrom=0&idto=0&flag=1&bk_no=88&ayano=0&surano=0&bookhad=0

ذھبی کا اپنی کتاب میں اسکے نام کے ساتھ "حافظ" لگانا ہی اسکی سب سے بڑی تعدیل ہے،جسکو شعیب الارنووط نے بھی مسند امام احمد کے حاشئے میں ذکر کیا ہے۔

ذھبی نے مستدرک علیٰ الصحیحین کی تلخیص میں اس کی روایت کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے:

2291 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا: ثنا أَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، قَالُوا ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا، أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 2291 - على شرط البخاري ومسلم

مترجم کو احمد بن اسرائیل کا ترجمہ نا ملنا تعجب خیز ہے۔

http://www.islamilimleri.com/Kulliyat/Hadis/Hadis/pg_016_0017.htm

خبرِ شہادت امام حسینؑ ملنے پر رسولِ اکرم کا گریہ:
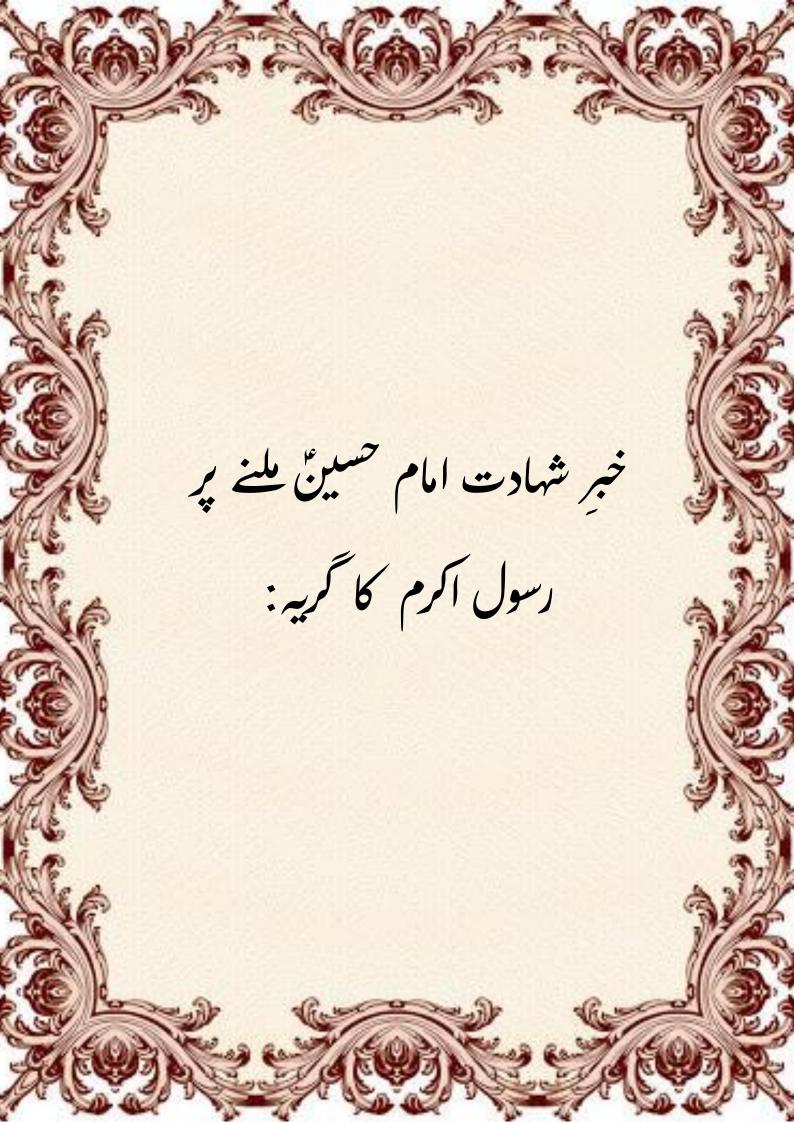
روایت حضرت ام سلمہؓ:

6755 – وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ– رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا– قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – نَائِمًا فِي بَيْتِي فَجَاءَ الْحُسَيْنُ يَدْرُجُ قَالَتْ: فَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَأَمْسَكْتُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَدْخُلَ فَيُوقِظَهُ. قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ فِي شَيْءٍ فَدَبَّ فَدَخَلَ فَقَعَدَ عَلَى بَطْنِهِ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ نَحِيبَ رَسُولِ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَجِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ما علمت به. فقال: إِنَّمَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ– عَلَيْهِ السَّلَامُ– وَهُوَ عَلَى بَطْنِي قَاعِدٌ فَقَالَ لِي: أَتُحِبُّهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ أَلَا أُرِيكَ الْتُرْبَةَ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فضرب بجناحه فأتاني هذه التربة. قالت: فإذا فِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ يَقْتُلُكَ بَعْدِي ". رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مُخْتَصَرًا عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ عَلَى الشَّكِّ.

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ،وہ فرماتی ہیں:پیغمبر اکرم اپنے گھر میں سو رہے تھے،اتنے میں امام حسین علیہ السلام گھر میں داخل ہوئےاور دورازے پے بیٹھ گئے،امام حسین علیہ السلام کی عمر اس وقت پانچ برس سے زیادہ نہیں تھی،جناب ام سلمہ کہتی ہیں :میں بھی دروازے پر بیٹھ گئی اور یہ سوچ کر انکو روک لیا کہ انکے اندر جانے سے کہیں رسول اکرمؐ بیدار نہ ہو جائیں ،میرا دھیان کسی اور طرف گیا ہی تھا کہ امام حسینؑ گھٹنیوں

کے بل چلتے ہوئے آپؐ کے حجرہ مبارک کے اندر داخل ہو گئے اور آپ کے شکم مبارک پر بیٹھ گئے،ام سلمہ فرماتی ہیں :میں نے رسول اکرم کے بلند گریہ (نحیب:سسکیوں کے ساتھ سخت گریہ،بلند آواز سے سسکیوں کے ساتھ رونا) کی آواز سنی ،اندر داخل ہو کر میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ کیا ہو گیا؟رسول اکرمؐ نے فرمایا:ابھی جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور حسینؑ میرے شکم پر بیٹھے ہوئے تھے،اس نے سوال کیا:کیا آپؐ اس سے محبت کرتے ہیں ؟تو میں نے کہا:ہاں،جبرائیل نے کہا:آپؐ کی امت انہیں قتل کرے گی،کیا آپؐ کو وہ خاک دکھاوں جس پر حسینؑ شہید ہونگے ؟میں نے کہاں:ہاں!پس جبرائیل نے پر مارااور میرے لئے وہ تربت لے آئے،جناب ام سلمہ فرماتی ہیں:اس وقت رسول اکرمؐ کے ہاتھ میں سرخ مٹی تھی ،آپؐ رو رہے تھے اور کہ رہے تھے:کاش مجھے معلوم ہوتا کون تمہیں قتل کرے گا میرے بعد۔

اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة

http://islamport.com/w/mtn/Web/9/1089.htm

كتاب

إتحاف الخيرة المهرة

بزوائد المسانيد العشرة

للإمام الحافظ شهاب الدين

أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري

تقديم فضيلة الشيخ الدكتور

أحمد معبد

عضو هيئة التدريس بجامعة
الإمام محمد بن سعود الإسلامية سابقاً

تحقيق

دار المشكاة للبحث العلمي

بإشراف

أبو تميم ياسر بن إبراهيم

المجلد السابع

دار الوطن للنشر

أبا عبد الله بشط الفرات . فقلت : ماذا يا أبا عبد الله ؟ فقال : دخلت على النبي ﷺ وعيناه تفيضان ، فقلت : يا نبي الله ، ما لعينيك تفيضان أغضبك أحد ؟ قال : بلى قام من عندي جبريل قبل قليل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات . قال : فهل لك أن أشمك من تربته ؟ فقلت : نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملك عيناي أن فاضتا »[1] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[2] وأبو يعلى[3] بسند صحيح .

[١/٦٧٥٤] وعن عمار بن أبي عمار ، عن ابن عباس - رضي الله عنهما - قال : « رأيت النبي ﷺ فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم ، فقلت : بأبي [أنت][4] وأمي يا رسول الله ما هذا ؟ قال : هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم . قال : [فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم][5] »[6] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[7] وأحمد بن منيع وعبد بن حميد[8] بسند صحيح .

[٢/٦٧٥٤] **زاد أحمد بن منيع**[9] : عن عمار ، أن أم سلمة قالت : « سمعت الجن تنوح على الحسين » .

[٦٧٥٥] وعن أم سلمة - رضي الله عنها - قالت : « كان النبي ﷺ نائمًا في بيتي ، فجاء الحسين [يدرج][10] قالت : فقعدت على الباب ، فأمسكته مخافة أن يدخل فيوقظه . قالت : ثم غفلت في شيء فدب فدخل فقعد على بطنه ، قالت : فسمعت نحيب رسول الله ﷺ فجئت فقلت : يا رسول الله ، ما علمت به . فقال : إنما جاءني جبريل - عليه السلام - وهو على بطني قاعد ، فقال لي : أتحبه ؟ فقلت : نعم . قال : إن أمتك ستقتله ألا أريك التربة التي يقتل بها ؟ قال : فقلت : بلى . قال : فضرب [بجناحه][11] فأتاني هذه التربة . قالت :

---

(١) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ، ورجاله ثقات ، ولم ينفرد نجي بهذا .

(٢) مسند أحمد (٨٥/١) .

(٣) (٢٩٨/١ رقم ٣٦٣) .

(٤) من مسند أحمد .

(٥) في « الأصل ، م » : فحفظنا ذلك فوجدناه قبل ذلك ، والمثبت من مسند أحمد .

(٦) قال الهيثمي في المجمع (١٩٤/٩) : رواه أحمد والطبراني ، ورجال أحمد رجال الصحيح .

(٧) مسند أحمد (٢٤٢/١، ٢٨٣) .

(٨) المنتخب (٢٣٥ رقم ٧١٠) .

(٩) المطالب العالية (٢٠٩/٤ رقم ١/٣٩٦٣) .

(١٠) في « الأصل » : درج .

(١١) في « الأصل ، م » : بيده . والمثبت من المنتخب .

[فإذا][1] في يده تربة حمراء وهو يبكي ويقول : ليت شعري من يقتلك بعدي »[2] .

رواه عبد بن حميد[3] بسند صحيح ، وأحمد بن حنبل[4] مختصرًا عن عائشة أو أم سلمة على الشك .

[٦٧٥٦] وعن سفيان قال : « وبلغني أن علي بن الحسين جاءه قوم فأثنوا عليه فقال : ويحكم ما أكذبكم وأجرأكم على الله ، نحن قوم من صالحي قومنا (وحسبنا)[5] أن نكون من صالحي قومنا » .

[رواه][6] الحارث بن أبي أسامة[7] بسند منقطع .

[١/٦٧٥٧] وعن أنس بن مالك – رضي الله عنه – قال : « استأذن ملك القطر ربه أن يزور النبي ﷺ فأذن له ، وكان في يوم أم سلمة ، فقال النبي ﷺ : يا أم سلمة ، احفظي علينا الباب لا يدخل علينا أحد . (فبينا)[8] هي على الباب إذ جاء الحسين بن علي ، فاقتحم ففتح الباب فدخل ، فجعل النبي ﷺ يلتزمه ويقبله فقال الملك : أتحبه ؟ قال : نعم . [قال : إن أمتك ستقتله ، إن شئت أريتك المكان الذي تقتله فيه . قال : نعم][9] قال : فقبض قبضة من المكان الذي قتل (فيه)[10] فأراه فجاء بسهلة – أو تراب أحمر – فأخذته أم سلمة فجعلته في [ثوبها][11] . قال ثابت : فكنا نقول أنها كربلاء »[12] .

رواه أبو يعلى[13] وابن حبان في صحيحه[14] .

---

(١) في « الأصل » : وإذا . والمثبت من « م » والمنتخب .
(٢) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد ، ورجاله رجال الصحيح .
(٣) المنتخب (٤٤٢-٤٤٣ رقم ١٥٣٣) .
(٤) مسند أحمد (٢٩٤/٦) .
(٥) في البغية : تحسبنا . وهو تحريف .
(٦) سقطت من « الأصل » وأثبتها من « م » .
(٧) البغية (٢٩٨ رقم ٩٩٨) .
(٨) في « م » : فبينما .
(٩) سقطت من « الأصل ، م » وأثبتها من مسند أبي يعلى .
(١٠) في مسند أبي يعلى : به .
(١١) في « الأصل ، م » : تورها . والمثبت من مسند أبي يعلى وصحيح ابن حبان .
(١٢) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني بأسانيد ، وفيها عمارة بن زاذان ، وثقه جماعة ، وفيه ضعف ، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح .
(١٣) (١٢٩/٦-١٣٠ رقم ٣٤٠٢) .
(١٤) (١٥/ ١٤٢ رقم ٦٧٤٢) .

1357 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: وَكِيعٌ شَكَّ هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِإِحْدَاهُمَا: " لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ: لِي إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ: فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ ".

حضرت ام سلمہ یا عائشہ سے روایت ہے رسولؐ اکرم نے ارشاد فرمایا:میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا،جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا ،اس نے مجھ سے کہا :آپؐ کے اس صاحبزادے کو شہید کر دیا جائے گا ،اگر آپؐ چاہیں تو آپ کے لئے اس جگہ کی مٹی بھی لا سکتا ہوں جس جگہ ان کی شہادت ہوگی۔پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دی۔

فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل

https://al-maktaba.org/book/13136/1336
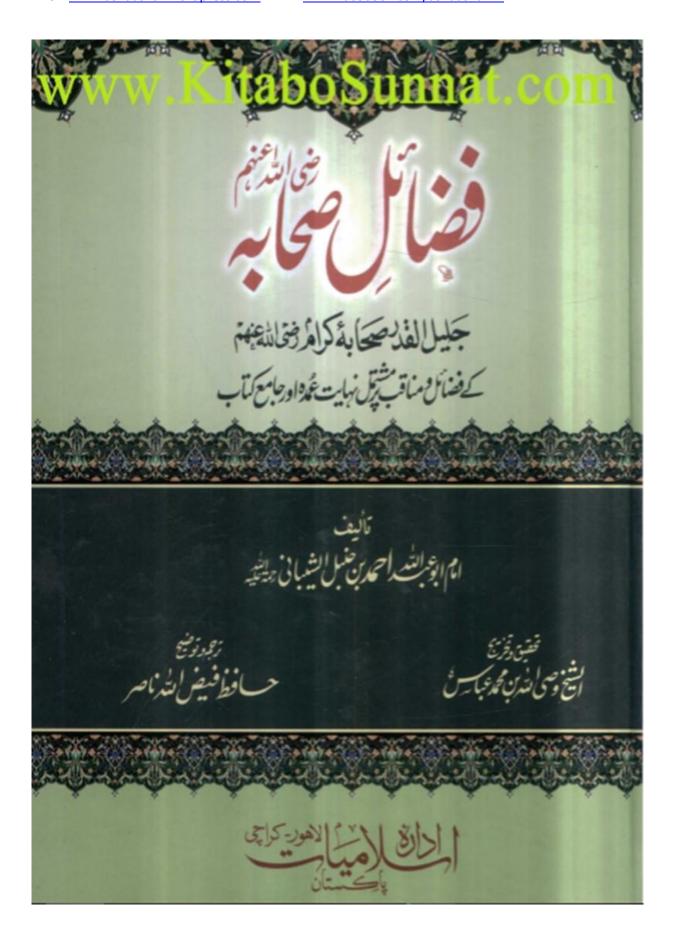
رسول اللہ ﷺ نے حسین رضی اللہ عنہ کو چوما، انہیں سینے سے لگایا اور انہیں سونگھنے لگے۔ آپ کے پاس ایک انصاری بیٹھا ہوا تھا، وہ یہ دیکھ کر بولا: میرا بھی ایک بیٹا ہے جو جوان ہو چکا ہے لیکن میں نے تو اسے کبھی نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے دل سے ہمدردی چھین لی ہے تو اس میں میرا کیا گناہ ہے؟

1357۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنْ شِئْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا)) قَالَ: ((فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ)). ❶

میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: آپ کے اس صاحبزادے حسین کو شہید کر دیا جائے گا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی لا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر اس نے مجھے سرخ مٹی نکال کر دی۔

1358۔ سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن:١٥] نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)). ❷

رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آ گئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں۔ وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ تو آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اُترے اور ان دونوں کو اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ ہی کہا ہے کہ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ ''تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تو بس ایک آزمائش ہیں۔'' میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع کر دیا۔'' میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ گرتے پڑتے چلے آ رہے ہیں تو تو مجھ سے صبر نہ ہوا، یہاں تک کہ میں نے اپنی بات منقطع کی اور انہیں اُٹھا لیا۔

توضیح:...... وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے، یعنی جب گرتے تو خود ہی اُٹھ کر چلنے لگ جاتے۔ یہ کسی بھی بچے کا ایسا انداز ہوتا ہے کہ جسے دیکھ کر انسان کا دل محبت سے سرشار ہو جاتا ہے اور پیار سے معمور ہو کر شفقت کے جذبات میں بہہ جاتا ہے اور فوراً آگے بڑھ کر اسے اُٹھا لیتا ہے، تا کہ وہ اس تک پہنچنے میں مزید مشقت نہ اُٹھائے۔ اس وقت یہی کیفیت، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، نبی ﷺ کی تھی، کہ آپ خطبہ چھوڑ کر اسی وقت نیچے اُترے اور انہیں اُٹھا لیا۔ یقیناً یہ دونوں اصحاب

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٦/ ٢٩٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى: ٩/ ١٨٧۔ المعجم الكبير للطبرانى: ٣/ ١١٣۔ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٧٦

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٣٥٤۔ سنن أبي داود: ١/ ٢٩٠۔ سنن الترمذي: ٥/ ٦٥٨۔ سنن النسائي: ٣/ ١٠٨۔ سنن ابن ماجه: ٢/ ١١٩٠

الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

ابن سعد نے عمران بن سلیمان سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں ۔عرب جاہلیت میں یہ دونوں نام رکھا کرتے تھے ۔

۲۸ ۔ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طف میں مارا جائے گا اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لایا اور بتایا کہ اس جگہ وہ قتل ہو کر پڑا ہو گا ۔

۲۹ ۔ ابو داؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت الحرث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل نے مجھے آکر بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو عنقریب قتل کریگی اور وہ میرے پاس سرخ مٹی بھی لایا ۔

احمد نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا ۔اس نے مجھے کہا کہ تیرا یہ بیٹا یعنی حسین قتل ہو گا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس جگہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہو گا ۔آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی ۔

۳۰ ۔ بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالے نے اسے اجازت عطا فرما دی ۔اس روز حضرت ام سلمہ کی باری تھی ۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی آدمی داخل نہ ہو ۔ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حضرت

1391 – حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ مَعِي فَبَكَى، فَتَرَكْتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِبْرِيلُ أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتُ أُرِيتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ.

حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں: جبرائیلؑ نبیؐ کے پاس موجود تھے اور حسینؑ میرے ساتھ تھے، وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا، وہ نبیؐ کے پاس چلے گئے، تو جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد! کیا آپؐ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیل نے کہا: یقینا آپ کی امت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپؐ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں انکی شہادت ہوگی، پھر انھوں نے آپ کو وہ مٹی دکھائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل

http://islamport.com/d/1/ajz/1/352/974.html
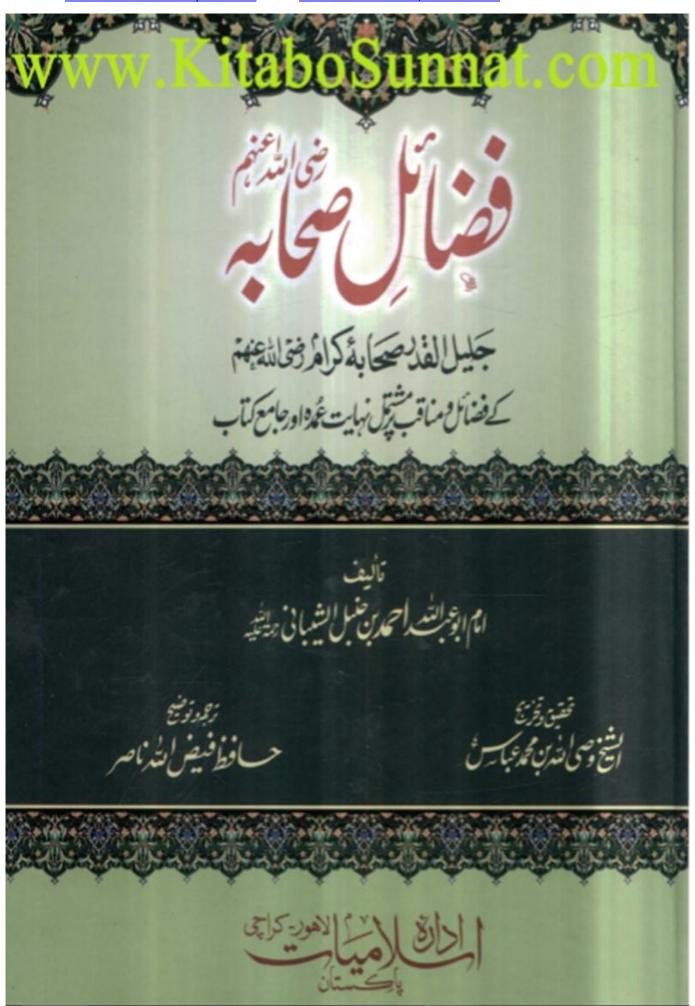
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)) . ❶

میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون (یعنی مچھر مارنے کے گناہ) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: تیرا تعلق کن سے ہے؟ اس نے جواب دیا: اہل عراق سے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لختِ جگر کو شہید کر دیا ہے، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: یہ دونوں (یعنی سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

توضیح:...... سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے بیشتر لوگ کوفہ کے باشندے تھے، جو اس وقت عراق کا دارالخلافہ ہوا کرتا تھا۔ انہی لوگوں نے بار بار خطوط لکھ کر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا تھا اور اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا تھا، لیکن جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے اپنی وفاداریاں بدل لیں اور آپ کے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ کے مقابلے میں آ کھڑے ہوئے۔ ایسے بدکردار و بدطینت لوگوں کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

أترجو أمة قتلت حسيناً شفاعة جده يوم الحساب

''جن لوگوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے، کیا وہ روزِ حساب ان کے نانا (نبی کریم ﷺ) سے شفاعت کی اُمید رکھیں گے؟''

1391 ۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْحُسَيْنُ مَعِي فَبَكَى، فَتَرَكْتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ جِبْرِيلُ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أُرِيتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَإِذَا الْأَرْضُ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ . ❷

جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس موجود تھے اور حسین میرے ساتھ تھے، وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: یقیناً آپ کی اُمت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہو گی۔ پھر انہوں نے آپ کو وہ مٹی دکھلائی تو وہ اس زمین کی تھی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

1392 ۔ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ غُدَيَّةً بِبُرْمَةٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيهَا عَصِيدَةً، تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: ((اذْهَبِي فَادْعِيهِ،

❶ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١٣٧ ـ سنن الترمذي: ٥/ ٦٥٧ ـ مسند أبي داود الطيالسي: ٢/ ١٩٢

❷ [إسناده حسن] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٤ ـ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٨٩

حدیث حضرت انس بن مالک:

13794 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: " احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ "، فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَوَثَبَ حَتَّى دَخَلَ، فَجَعَلَ يَصْعَدُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَعَمْ "، قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَرَاهُ تُرَابًا أَحْمَرَ، فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذَلِكَ التُّرَابَ فَصَرَّتْهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهَا، قَالَ: " فَكُنَّا نَسْمَعُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ "

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے ذمے دار فرشتے نے اللہ تعالی سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی ،اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی،نبیؐ نے اس موقع پر حضرت ام سلمہ سے فرمایا:دروازے پر اس چیز کا خیال رکھو کہ ہمارے پاس کوئی اندر نہ آنے پائے ،تھوڑی دیر میں حضرت امام حسینؑ آئے اور گھر میں داخل ہونا چاہا،حضرت ام سلمہ نے انکو روکا تو وہ کود کر اندر داخل ہو گئے اور جاکر نبیؐ کی پشت پر بیٹھنے لگے،اس فرشتے نے نبیؐ سے پوچھا کہ کیا آپؐ کو اس سے

محبت ہے؟نبی کریمؐ نے فرمایا:ہاں!تو فرشتے نے کہا کہ یاد رکھیئے!آپ کی امت اسے قتل کر دے گی ،اگر آپ چاہیں تو میں آپؐ کو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ شہید ہونگے ،یہ کہ کر فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی آ گئی،حضرت ام سلمہ نے وہ مٹی لے کر اپنے دو پٹے میں باندھ لی۔

المسند احمد بن محمد بن حنبل

https://al-maktaba.org/book/13157/13587

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ - ٢٤١

شرحه وصنع فهارسه

حمزة أحمد الزين

الجزء الحادي عشر

من الحديث ١٢٧١٨

إلى الحديث ١٤٧٩٤

دار الحديث

القاهرة

١٣٧٢٧ـ **حدثنا** معاوية بن عمرو ثنا زائدة ثنا عمرو بن عبد الله بن وهب ثنا زيد العمى عن أنس بن مالك عن النبى ﷺ قال «من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال ثلاث مرات أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله فتحت له من الجنة ثمانية أبواب من أيها شاء دخل».

١٣٧٢٨ـ **حدثنا** سليمان بن حرب ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ «يبقى من الجنة ما شاء الله أن يبقى فينشئ الله لها خلقا ما شاء».

١٣٧٢٩ـ **حدثنا** عبد الصمد بن حسان قال أنا عمارة يعنى ابن زاذان عن ثابت عن أنس قال: استأذن ملك المطر أن يأتى رسول الله ﷺ فأذن له فقال لأم سلمة «احفظى علينا الباب لا يدخل أحد» فجاء الحسين بن على رضى الله تعالى عنهما فوثب حتى دخل فجعل يصعد على منكب النبى ﷺ فقال له الملك أتحبه قال النبى ﷺ «نعم» قال: فإن أمتك تقتله وإن شئت أريتك المكان الذى يقتل فيه قال: فضرب بيده فأراه ترابا أحمر فأخذت أم سلمة ذلك التراب فصرته فى طرف ثوبها قال فكنا نسمع يقتل بكربلاء.

(١٣٧٢٧) **إسناده ضعيف**، لأجل زيد بن الحواري العمي، فقد ضعفه الترمذي ٧٨/١ رقم ٥٥ في الطهارة/ ما يقال بعد الوضوء، وهو عند النسائي ٩٣/١ رقم ١٤٨ وذكروا له روايات أخرى وصححوها، فيرقى الحديث إلى الحسن.

علی ناصر

(١٣٧٢٨) **إسناده صحيح**، وقد رواه البخاري ٣٦٩/١٣ رقم ٧٣٨٤ (فتح) في التوحيد، ومسلم في الجنة ٢١٨٨/٤ رقم ٢١٤٨، وابن حبان ٤٨٥/١٦ رقم ٧٤٤٨ (الاحسان) وليس معنى الحديث زوال أهل الجنة، وإنما معناه أنه لتوسع الجنة المستمر يخلق الله خلقاً يعيشون في ذلك التوسع ولله في خلقه شؤن.

(١٣٧٢٩) **إسناده صحيح**، وقد أخرجه ابن حبان ٥٥٤ رقم ٢٢٤١ (موارد) والبيهقي في الدلائل ٤٦٩/٦.

جلد پنجم
مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
(مترجم)
حدیث نمبر: ۱۰۹۹۸ تا حدیث نمبر: ۱۴۱۵۷
مؤلف: حضرۃ الامام احمد بن حنبل
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
علی ناصر
مکتبہ رحمانیہ

مخلوق کو پیدا کر کے جنت کے باقی ماندہ حصے میں اسے آباد کر دے گا۔

(۱۳۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِنَ لَهُ فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ لَا يَدْخُلْ أَحَدٌ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَثَبَ حَتَّى دَخَلَ فَجَعَلَ يَصْعَدُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُهُ وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَرَاهُ تُرَابًا أَحْمَرَ فَأَخَذَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ذَلِكَ التُّرَابَ فَصَرَّتْهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهَا قَالَ فَكُنَّا نَسْمَعُ يُقْتَلُ بِكَرْبَلَاءَ [راجع: ۱۳۵۷۳].

(۱۳۸۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش کے ذمے دار فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی، نبی علیہ السلام نے اس موقع پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دروازے پر اس چیز کا خیال رکھو کہ ہمارے پاس کوئی اندر نہ آنے پائے، تھوڑی دیر میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور گھر میں داخل ہونا چاہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں روکا تو وہ کود کر اندر داخل ہو گئے اور جا کر نبی علیہ السلام کی پشت پر، مونڈھوں اور کندھوں پر بیٹھنے لگے، اس فرشتے نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس سے محبت ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! تو فرشتے نے کہا کہ یاد رکھئے! آپ کی امت اسے قتل کر دے گی، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ شہید ہوں گے، یہ کہہ کر فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی آ گئی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے کر اپنے دوپٹے میں باندھ لی۔

(۱۳۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ ثَلَاثَ حَصَيَاتٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً ثُمَّ وَضَعَ أُخْرَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَرَمَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَذَاكَ أَمَلُهُ الَّتِي رَمَى بِهَا

علی ناصر

(۱۳۸۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے تین کنکریاں لیں اور ان میں سے اسے ایک کو، پھر دوسری کو، پھر تیسری کو، زمین پر رکھ کر فرمایا یہ ابن آدم ہے، یہ اس کی موت ہے، اور یہ اس کی امیدیں ہیں۔

(۱۳۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ تَعَالَ نُؤْمِنْ بِرَبِّنَا سَاعَةً فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِرَجُلٍ فَغَضِبَ الرَّجُلُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرَى إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ يُرَغِّبُ عَنْ إِيمَانِكَ إِلَى إِيمَانِ سَاعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ رَوَاحَةَ إِنَّهُ يُحِبُّ الْمَجَالِسَ الَّتِي تُبَاهَى بِهَا الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَام

(۱۳۸۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب اپنے کسی ساتھی سے ان کی ملاقات ہوتی تو اس سے کہتے کہ آؤ، تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان لے آئیں، ایک دن انہوں نے یہی بات ایک آدمی سے کہی

6742 – أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسِ بْنِ سَمَالِكٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ أَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِي يَوْمِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لا يدخل علينا أحد" فبينا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَظَفِرَ، فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَاب فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: أَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ؟ قَالَ: "نَعَمْ" فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُولُ إِنها كربلاء"

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں:ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبیؐ اکرم کی خدمت میں حاضر ہو ،پروردگار نے اسکو اجازت دے دی،نبیؐ اکرم اس دن ام المومنین جناب ام سلمہ کے یہاں تھے،نبیؐ اکرم نے ان سے کہا کہ دروازے پر خیال رکھنا کہ کوئی اندر داخل ہونے پائے ،اس لئے ام المومنین جناب ام سلمہ دروازے پر ہی موجود تھیں کہ اسی وقت حضرت امام حسین علیہ السلام داخل ہوئے

،انھوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے اور نبیؐ کی پشت پر چڑھنے لگے ،نبیؐ اکرم انھیں لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے،فرشتے نے نبیؐ اکرم سے دریافت کیا:کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں ؟ نبیؐ اکرم نے جواب دیا:ہاں !فرشتے نے جواب دیا لیکن آپؐ کی امت انہیں شہید کر دے گی اور اگر آپؐ چاہیں تو میں آپکو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا،نبیؐ اکرم نے کہا :دکھاو وہ مقام،تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹی لی جہاں امام حسینؑ کو شہید کیا جانا تھا اور نبیؐ اکرم کو دکھائی وہ نرم اور باریک مٹی تھی (راوی کو شک ہوا شائد یہ الفاظ تھے)سرخ مٹی لایا تھا۔جناب ام سلمہ نے وہ مٹی اپنے کپڑے میں رکھ لی۔

ثابت کہتے ہیں :ہم کہا کرتے تھے وہ زمین کربلا ہے۔

صحیح ابن حبان

https://islamweb.org/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=6750&idto=6750&bk_no=314&ID=6662

لیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عا
خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ!
دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ اس کے کچھ
کو ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے' و
جائے گا وہ لوگ اسلام سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تی
وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے کونے کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہا
جگہ) کا جائزہ لیا جاتا ہے' تو وہاں کچھ نہیں ملتا جب اس کے نص
وہاں کچھ نہیں ملتا جو گوبر اور خون پر سبقت لے گیا ہو (نبی اکر
جس کا ایک بازو عورت کی چھاتی کی مانند ہوگا اور وہ تھرتھرا
اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس
ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں: حضرت علی بن
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص
گیا اور میں نے اس کا جائزہ لیا تو وہ بالکل ویسا ہی تھا' جس طر

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قَتْلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ابْنَ ابْنَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس امت کے نبی اکرم ﷺ کے نواسے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو قتل (شہید) کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6742 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ اَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ فِيْ يَوْمِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ، فَبَيْنَمَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَظَفِرَ، فَاقْتَحَمَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ، فَجَعَلَ يَتَوَثَّبُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ يَتَلَثَّمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: اَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، اِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ يُقْتَلُ فِيْهِ، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ، فَجَاءَهُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ، فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا.

قَالَ ثَابِتٌ: کُنَّا نَقُوْلُ إِنَّهَا کَرْبَلَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے فرشتے نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو تو پروردگار نے اسے اجازت دیدی۔ نبی اکرم ﷺ اس دن سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا دروازے کا خیال رکھنا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابھی دروازے پر موجود تھیں کہ اسی دوران حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو بچے تھے) وہ آ گئے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھنے لگے نبی اکرم ﷺ انہیں ساتھ لپٹانے لگے اور ان کا بوسہ لینے لگے۔ فرشتے نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔ فرشتے نے کہا: لیکن آپ ﷺ کی امت تو انہیں شہید کر دے گی اگر آپ ﷺ چاہیں' تو میں آپ ﷺ کو وہ جگہ دکھا سکتا ہوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے' تو اس فرشتے نے اس جگہ کی مٹھی بھر مٹی لی جہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانا تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کو دکھائی وہ فرشتہ نرم (یعنی باریک) مٹی لے کر آیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ مٹی لایا تھا۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی لے لی اور اسے اپنے کپڑے میں رکھ لیا۔

علی ناصر

ذِکْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ قِتَالِ الْمُسْلِمِیْنَ الْعَجَمَ مِنْ أَهْلِ خُوْزَ وَکِرْمَانَ

خوز اور کرمان سے تعلق رکھنے والے عجمیوں کے ساتھ مسلمانوں کے جنگ کرنے کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ

6743 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ السَّرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:

6742– حديث حسن، إسناده ضعيف، عمارة بن زادان مختلف فيه ضعفه الدارقطني وابن عمار الموصلي والساجي، وقال الأثرم عن أحمد: يروى عن ثابت عن أنس مناكير، وقال البخاري: ربما يضطرب في حديثه، وقال الآجري عن أبي داود: ليس بذاك، وقال أبو حاتم: يكتب حديثه ولا يحتج به ليس بالمتين، ووثقه المؤلف والعجلي ويعقوب بن سفيان ورواية عن أحمد، وقال ابن معين: صالح، وقال أبو زرعة: لا بأس به، وقال ابن عدي: هو عندي لا بأس به ممن يكتب حديثه، وباقي رجال السند رجال الصحيح. وأخرجه أبو يعلى "3402"، والطبراني "2813" من طرق عن شيبان بن فروخ، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/242 و265، والبزار "2642"، والطبراني "2813"، والبيهقي في "الدلائل" 6/469، وكذا أبو نعيم "492" من طرق عن عمارة بن زادان، به. وأورده الهيثمي في "المجمع" 9/187 ونسبه إلى أحمد وأبي يعلى والبزار والطبراني وقال: عمارة بن زادان وثقه جماعة وفيه ضعف، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح. وفي الباب عن علي عند أحمد 1/85، وفي سنده نجي لم يوثقه غير المؤلف. وعن أم سلمة عند ابن أبي شيبة 15/97_98، والطبراني "2817" و"2819" و"2820" و"2821"، وقال الهيثمي: 9/189: ورجال أحد أسانيد الطبراني ثقات. وعن أبي أمامة عند الطبراني في "الكبير" "8096" وحسن إسناده الذهبي في "السير" 3/289، وقال الهيثمي 9/189: ورجاله موثقون، وفي بعضهم ضعف. وعن عائشة أو أم سلمة عند أحمد 6/294، ورجاله ثقات رجال الشيخين. وعن أم الفضل بنت الحارث، عند الحاكم 177_3/176 وفي سنده انقطاع وضعف. وعن أبي الطفيل عند الطبراني، وحسن إسناده الهيثمي 9/190.

الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

ابن سعد نے عمران بن سلیمان سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں۔ عرب جاہلیت میں یہ دونوں نام رکھا کرتے تھے۔

۲۸ ۔ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طف میں مارا جائے گا اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لایا اور بتایا کہ اس جگہ وہ قتل ہو کر پڑا ہوگا۔

۲۹ ۔ ابو داؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت الحرث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل نے مجھے آکر بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو عنقریب قتل کریگی اور وہ میرے پاس سرخ مٹی بھی لایا۔

احمد نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تیرا یہ بیٹا یعنی حسین قتل ہوگا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس جگہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہوگا۔ آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی۔

۳۰ ۔ بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالے نے اسے اجازت عطا فرمادی۔ اس روز حضرت ام سلمہ کی باری تھی۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی آدمی داخل نہ ہو۔ ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حضرت

حسین اندر گھس آئے اور چھلانگ لگا کر آپ پر سوار ہو گئے۔ اور حضور علیہ السلام انہیں چومنے لگے۔ تو فرشتے نے آپ سے کہا کیا آپ کو ان سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ فرشتے نے کہا عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں یہ قتل ہو گا۔ اس نے آپ کو وہ جگہ دکھائی اور سرخ مٹی بھی لے کر آیا۔ ام سلمہ نے اُسے لیکر کپڑے میں باندھ لیا۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ جگہ کربلا ہے۔

ابو حاتم نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور احمد نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اور عبد بن حمید اور ابن احمد نے بھی ایسی ہی ایک روایت بیان کی ہے۔ لیکن اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ وہ فرشتہ جبریل تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ دو واقعے ہیں اور دوسری میں یہ اضافہ بھی ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا کرب و بلا کی خوشبو آتی ہے۔ سہلۃ بکسر الاول سخت ریت کو کہتے ہیں۔ جو باریک اور نرم نہ ہو۔

الملا کی روایت اور ابن احمد کی زیادۃ المسند میں ہے کہ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر آپ نے وہ مٹی مجھے دے دی۔ اور فرمایا کہ یہ اس زمین کی مٹی ہے جہاں اسے قتل کیا جائے گا جب یہ مٹی لہو ہو جائے تو سمجھ لینا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے اس مٹی کو ایک بوتل میں رکھ دیا اور میں کہا کرتی تھی کہ ایک دن یہ خون میں تبدیل ہو جائے گی۔ وہ بہت بڑا دن ہو گا۔ اور حضرت ام سلمہ ہی کی روایت میں ہے کہ قتل

حضرت ابو امامہ کی روایت:

8096 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: «لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ» – يَعْنِي حُسَيْنًا – قَالَ: وَكَانَ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّاخِلَ، وَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «لَا تَدَعِي أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيَّ» فَجَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَاحْتَضَنَتْهُ وَجَعَلَتْ تُنَاغِيهِ وَتُسْكِنُهُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ فِي الْبُكَاءِ خَلَّتْ عَنْهُ، فَدَخَلَ حَتَّى جَلَسَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ بِي؟» قَالَ: نَعَمْ، يَقْتُلُونَهُ، فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ تُرْبَةً، فَقَالَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَضَنَ حُسَيْنًا كَاسِفَ الْبَالِ، مَهْمُومًا، فَظَنَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهُ غَضِبَ مِنْ دُخُولِ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ، إِنَّكَ قُلْتَ لَنَا لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَدَعَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، فَجَاءَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَ هَذَا» . وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَكَانَا أَجْرَأَ الْقَوْمِ

عَلَيْهِ، فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللهِ يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَذِهِ تُرْبَتُهُ» وَأَرَاهُمْ إِيَّاهَا

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: حضور اکرم نے عورتوں سے فرمایا:اس بچے (امام حسینؑ)کو مت رلانا(جو اس وقت کم سن تھے)،ابو امامہ فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ کی باری کا دن تھا،پس حضرت جبرائیل تشریف لائے رسولؐ اکرم حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:میرے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔امام حسینؑ تشریف لائے اور انہوں نے نبیؐ کریم کی طرف دیکھا کہ آپ حجرہ میں ہیں تو داخل ہونا چاہا لیکن جناب ام سلمہ نے ان کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور ان کو بہلانے لگیں،تاکہ حضور اکرمؐ کی طرف نہ جائیں ،جب امام حسینؑ زیادہ رونے لگے تو جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا،وہ حجرہ کے اندر داخل ہو کر نبیؐ کی گود میں بیٹھ گئے ،حضرت جبرائیلؑ نے کہا:آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو قتل کر دے گی ،نبیؐ کریم نے فرمایا:کیا وہ اس کو قتل کرینگے اور وہ مومن ہونگے،حضرت جبرائیلؑ نے کہا:ہاں! وہ ہی اس کو قتل کرینگے۔پس

جبرائیلؑ نے ان کے مقتل کی مٹی پکڑ کر کہا:فلاں فلاں جگہ کی ہے ،پس رسولؐ اکرم امام حسینؑ کو اپنی گود میں لے کر حجرے سے باہر نکلے ،دل کی حالت غمگین اور بدلی ہوئی تھی ،حضرت ام سلمہ نے گمان کیا کہ بچے کے داخل ہونے کی وجہ سے غصے میں ہیں ،عرض کی :ائے اللہ کے نبیؐ! میں آپ پر قربان،آپ نے فرمایا تھا کہ اس بچے کو نہ رلانا اور مجھے حکم دیا تھا کہ کسی کو حجرہ میں داخل نہ ہونے دینا،پس یہ آئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا ،آپؐ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا ،آپؐ نکل کر صحابہ کی طرف چلے گئے،وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے فرمایا:بے شک میری امت اس بچے کو قتل کرے گی،ان لوگوں میں ابوبکر و عمر بھی تھے ،یہ دونوں آپ کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے،ان دونوں نے عرض کی :ائے اللہ کے نبی!وہ مومن ہو کر بھی قتل کرینگے ؟فرمایا:ہاں!،یہ ان کے قتل گاہ کی مٹی ہے،ان سے کو دکھایا۔

(كتاب المعجم الكبير للطبراني)

امام ذھبی نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کے ترجمہ میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

http://islamport.com/d/1/trj/1/161/3706.html

الْبَصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَ
شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، أنا الْحُ
وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَ

8019- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِ
الْبَغْدَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُ
وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ا
الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهُ دَفْنُهُ

8020- حَدَّثَنَا أَبُو حَبِيبٍ
الْمُهْتَدِي الْمَرُّوذِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَ
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ
أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ
ثَلَاثًا لِكَيْ يُفْهَمَ عَنْهُ

ں کہ
ں کا
ں کہ
ے تا کہ
ھا جائے۔

8021- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: اس بچے کو مت رُلانا' یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (جو اس وقت بچے تھے) فرماتے ہیں: اُم سلمہ کی باری کا دن تھا' پس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے' رسول کریم ﷺ حجرہ

8020- قال فی المجمع جلد1صفحه129' واسناده حسن .

8021- قال فی المجمع جلد9صفحه189' ورجاله موثقون وفی بعضهم ضعف .

ابو غالب صاحب المحجن واسمه حزور

وَسَلَّمَ لِنِسَائِهِ: لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ -يَعْنِي حُسَيْنًا -قَالَ: وَكَانَ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّاخِلَ، وَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: لَا تَدَعِي أَحَدًا يَدْخُلُ عَلَيَّ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَاحْتَضَنَتْهُ وَجَعَلَتْ تُنَاغِيهِ وَتُسَكِّنُهُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ فِي الْبُكَاءِ خَلَّتْ عَنْهُ، فَدَخَلَ حَتَّى جَلَسَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ بِي؟ قَالَ: نَعَمْ، يَقْتُلُونَهُ، فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ تُرْبَةً، فَقَالَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَضَنَ حُسَيْنًا كَاسِفَ الْبَالِ، مَهْمُومًا، فَظَنَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهُ غَضِبَ مِنْ دُخُولِ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ، إِنَّكَ قُلْتَ لَنَا لَا تُبْكُوا هَذَا الصَّبِيَّ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَدَعَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ، فَجَاءَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَ هَذَا. وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ

شریف میں داخل ہوئے اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے پاس کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔ پس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آئے، پس جب اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا کہ آپ حجرہ میں ہیں تو داخل ہونا چاہا، لیکن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پکڑ کر گود میں ڈال لیا، پس بہلانے پھسلانے لگیں (کہ حضور ﷺ کے پاس نہ جائیں کہ آپ ﷺ نے منع کیا ہے) پس جب وہ زیادہ روئے تو اُنہوں نے چھوڑ دیا۔ پس وہ داخل ہو کر نبی کریم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اُمت آپ کے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اس کو قتل کریں گے اور وہ مؤمن ہوں گے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! قتل کریں گے۔ پس جبریل علیہ السلام نے (ان کے مقتل کی) مٹی پکڑ کر کہا: فلاں فلاں جگہ کی ہے۔ پس رسول کریم ﷺ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لے کر نکلے، دل کی حالت غمگین اور بدلی ہوئی تھی۔ پس حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بچے کے داخل ہونے کی وجہ سے غصے میں ہیں، عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں آپ پر قربان، آپ نے فرمایا تھا: اس بچے کو نہ رُلانا اور مجھے حکم دیا کہ کسی کو داخل نہ ہونے دینا۔ پس یہ آئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ پس آپ ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، پس آپ نکل کر صحابہ کی طرف چلے

اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَا أَجْرَأَ الْقَوْمِ عَلَيْهِ، فَقَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَذِهِ تُرْبَتُهُ وَأَرَاهُمْ إِيَّاهَا

گئے وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے فرمایا: بے شک میری اُمت اس (بچے) کو قتل کرے گی۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے ان دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ مؤمن ہو کر بھی قتل کریں گے؟ فرمایا: جی ہاں! یہ ان (کے مقتل) کی مٹی ہے! اور ان سب کو دکھائی۔

علی ناصر

8022- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت والا ہوتا ہے۔

8023- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا: الْعَبْدُ الْآبِقُ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی نماز ان کے سروں کے اوپر سے نہیں گزرتی ہیں: (۱) بھاگے ہوئے غلام کی (۲) وہ عورت جس کا شوہر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے (۳) وہ امام جو لوگوں کی امامت کروائے اور لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

8024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

8022- ورواه أحمد جلد5صفحه260' قال في المجمع جلد2صفحه2' ورجاله موثقون .

وعن سعيد بن عمرو: أن الحسنَ قال للحُسين: وددتُ أنَّ لي بعضَ شِدَّةِ قلبك، فيقولُ الحسينُ: وأنا وددتُ أنَّ لي بعضَ ما بُسِطَ من لسانك.
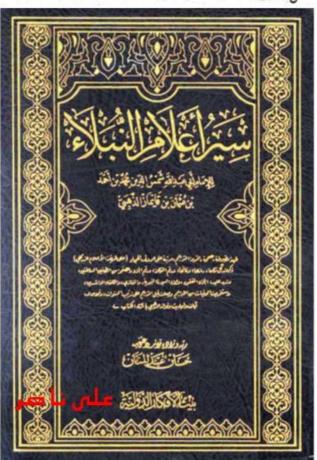
عُمَارة بن زاذان: حدثنا ثابت، عن أنس، قال: استأذنَ مَلَكُ القَطْرِ على النبيِّ ﷺ، فقال النبيُّ ﷺ: «يا أُمَّ سلمة! احفظي علينا البابَ» فجاءَ الحُسينُ، فاقتحم، وجعلَ يَتوثَّبُ على النبي ﷺ، ورسولُ اللّه يُقَبِّلُه. فقال المَلَكُ: أتُحِبُّه؟ قال: «نعم». قال: إن أمتك ستقتُله، إن شئتَ أريتُكَ المكان الذي يُقتَلُ فيه. قال: «نعم»، فجاءه بسهلة أو تراب أحمر.

قال ثابت: كنا نقول: إنها كربلاء.

علي بن الحسين بن واقد، حدثنا أبي، حدثنا أبو غالب، عن أبي أُمامة، قال رسولُ اللّه ﷺ لنسائه: «لا تُبَكُّوا هذا»، يعني حُسَيْناً: فكان يوم أم سلمة، فنزلَ جبريلُ؛ فقال رسولُ اللّه لأمِّ سلمة: لا تَدَعي أحداً يدخُل. فجاءَ حسينٌ، فبكى؛ فخلَّته يدخُل، فدخلَ حتى جلس في حجر رسول اللّه ﷺ فقال جبريل: إنَّ أمتَك ستقتُله. قال: يقتلونه وهم مؤمنون؟ قال: نعم، وأراه تُربَتَه.

إسناده حسن.

خالد بن مخلد: حدثنا موسى بنُ يعقوب، عن هاشم بن هاشم، عن عبد اللّه بن وهب بن زَمْعَة، عن أُمِّ سَلَمة: أنَّ رسولَ اللّه ﷺ اضطجعَ ذاتَ يوم، فاستيقظ وهو خائِرٌ، ثم رَقَدَ، ثم استيقظ خائِراً، ثم رَقَدَ، ثم استيقظ، وفي يده تربةٌ حمراءُ، وهو يُقلِّبها.

قلتُ: ما هذه؟ قال: أخبرني جبريلُ أنَّ هذا يُقتَلُ بأرضِ العراق، للحُسَين، وهذه تُربَتُها.

ورواه إبراهيمُ بنُ طَهْمَان عن عباد بن إسحاق، عن هاشم، ولم يذكر اضطجع.

أحمد: حدثنا وكيع: حدثنا عبدُ اللّه بنُ سعيد، عن أبيه، عن عائشةَ، أو أُمِّ سلمة: أنَّ رسولَ اللّه ﷺ قالَ لها: «لقد دخلَ عليَّ البيتَ مَلَكٌ لم يدخُلْ عليَّ قبلها، فقال: إنَّ حُسَيْناً مقتولٌ، وإنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ التربة...» الحديث.

ورواه عبدُ الرزاق، أخبرنا عبدُ اللّه مثلَه، وقال: أم سلمة، ولم يَشُكَّ.

ويُروى عن أبي وائل، وعن شَهْرِ بن حَوْشَب، عن أُمِّ سلمة.

ورواه ابنُ سعد من حديث عائشة. وله طرق أُخَر.

وعن حَمَّاد بن زيد، عن سعيد بن جُمْهَان، أنَّ النبيَّ ﷺ أتاهُ جبريلُ بترابٍ من التُّربةِ التي يُقتلُ بها الحسينُ. وقيل: اسمُها كَرْبَلاء. فقال النبيُّ ﷺ: «كَرْبٌ وبَلاءٌ».

إسرائيل: عن أبي إسحاق، عن هانئ بن هانئ، عن عليٍّ، قال: لَيُقْتَلَنَّ الحسينُ قَتْلاً، وإني لأعرفُ ترابَ الأرضِ التي يُقتَلُ بها.

أبو نُعيم: حدثنا عبدُ الجبَّار بنُ العبَّاس، عن عمَّار الدُّهني: أنَّ كعباً مرَّ على عليٍّ، فقال: يُقتَلُ من ولد هذا رجلٌ في عِصابةٍ لا يَجِفُّ عَرَقُ خيلهم حتى يَرِدُوا على مُحمَّدٍ ﷺ فمرَّ حَسَنٌ، فقيل: هذا؟ قال: لا. فمرَّ حُسينٌ، فقيل: هذا؟ قال: نعم.

حُصَيْن بن عبد الرحمن: عن العلاء بن أبي عائشة، عن أبيه، عن رأس الجالوت، قال: كنا نسمعُ أنَّه يُقتلُ بكَرْبَلاء ابنُ نبيٍّ.

المُطَّلِبُ بنُ زياد، عن السُّدِّي، قال: رأيتُ الحُسينَ وله جُمَّةٌ خارجةٌ من تحت عِمامَتِه.

وقال العَيْزَارُ بنُ حُرَيث: رأيتُ على الحسين مِطْرَفاً من خَزٍّ.

وعن الشَّعْبي، قال: رأيتُ الحسين يَتَختَّمُ في شهر رمضان.

وروى جماعة: أنَّ الحُسينَ كان يَخضِبُ بالوسمة وأنَّ خِضَابَه

رسول اکرمؐ اور امیرالمومنینؑ کا امام حسینؑ پر گریہ

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کو شہادت امام حسین کی خبر دینا
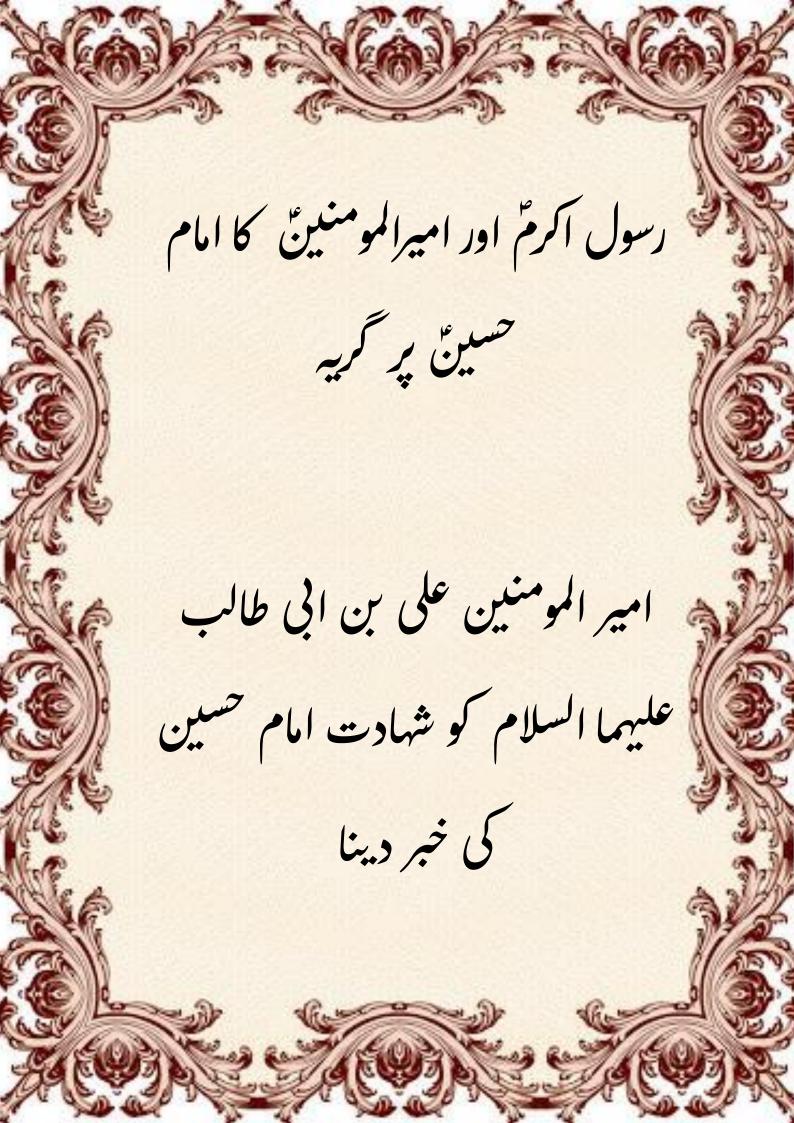
نجی خضرمی سے روایت:

37367 – مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ , وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , فَقُلْتُ: مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ , قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ , قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: «قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ , فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا»

حضرت نجی خضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علیؑ کے ساتھ سفر کیا،وہ حضرت علیؑ کے لئے وضو کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے،ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا،انہوں نے پکارا ٹھہرو ابو عبداللہ ٹھہرو ابوعبداللہ ،میں نے کہا کیا ہو گیا ابوعبداللہ کو؟انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس گیااس حالت میں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے،حضرت علیؑ نے بتلایا میں نے عرض کیا اۓ اللہ کے رسولؐ آپ کی آنکھیں بہ رہی ہیں ،کیا کسی نے آپ کو غصہ

دلا دیا ہے؟آپؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہ پڑیں۔

مصنف لأبن أبي شيبة

http://lib.efatwa.ir/42216/7/478/37367

بوصیری نے اس روایت کو اپنی کتاب أتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة میں نقل کرنے کے بعد مصنف أبن أبي شيبة والی روایت کی تصحیح کی ہے: رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو يَعْلَى بِسَنَدٍ صَحِيحٍ.

www.KitaboSunnat.com
مصنف ابن ابی شیبہ
ج ١١

(٣٨٥٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى : صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْتُ : مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ أَأَغْضَبَكَ أَحَدٌ ، قَالَ : قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

(احمد ۸۵۔ ابو یعلی ۳۵۸)

(۳۸۵۲۲) حضرت نجی حضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ سفر کیا وہ حضرت علی ؓ کے لیے وضو وغیرہ کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا تو انہوں نے پکارا ٹھہرو ابو عبداللہ ٹھہرو ابو عبداللہ میں نے کہا کیا ہو گیا ابو عبداللہ کو انہوں نے فرمایا میں نبی ﷺ کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی ؓ نے بتلایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہہ پڑیں۔

علي ناصر

(٣٨٥٢٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلاَّمٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي هَرْثَمٍ ، قَالَ : بَعَرَتْ شَاةٌ لَهُ ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ : يَا جَرْدَاءُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا الْبَعْرُ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْت مَعَهُ بِكَرْبَلاَءَ فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلاَنٍ فَأَخَذَ مِنْهُ قَبْضَةً فَشَمَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : يُحْشَرُ مِنْ هَذَا الظَّهْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۳۸۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان کی بکری نے مینگنیاں کیں انہوں نے اپنی باندی سے کہا اے کم بالوں والی اس مینگنی نے ایک حدیث یاد کروادی جو میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی ؓ) سے سنی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ مقام کربلا میں تھا وہ ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرن کی مینگنی تھی اس زمین سے ایک مشت مٹی لی اور اسے سونگھا پھر فرمایا اس زمین کی پشت سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٨٥٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، قَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ رَحِيمٌ مُطَاعٌ ، قَالَ وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزْهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقِيهِ ، فَتَقَطَّعَ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۸۵۲۴) حضرت وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسین ؓ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک

المُصَنَّف لابن أبي شيبة

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥هـ

رضي الله عنه

حققه وقوّم نصوصه وخرّج أحاديثه

محمد عوّامة

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

علی ناصر

مؤسسة علوم القرآن

شركة دار القبلة

رسول الله! تطلعتُ فرأيتك تقلّب شيئاً في كفّك والصبيُّ نائم على بطنك ودموعُك تسيل، فقال: **«إن جبريل أتاني بالتربة التي يقتل عليها، وأخبرني أن أمتي يقتلونه»**. ١٥ : ٩٨

٣٨٥٢٢ ـ حدثنا محمد بن عبيد قال: حدثني شُرحبيل بن مدرك الجعفي، عن عبد الله بن نُجيّ الحضرمي، عن أبيه: أنه سافر مع عليّ ـ وكان صاحب مِطْهَرته ـ حتى حاذى نِيْنوى وهو منطلق إلى صِفّين فنادى: صبراً أبا عبد الله، صبراً أبا عبد الله! فقلت: ماذا: أبا عبد الله! قال: دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وعيناه تَفيضان، قال: قلت: يا رسول الله! ما لعينيك تَفيضان؟ أأغضبك أحد؟ قال: **«قام من عندي جبريل فأخبرني أن الحسين يقتل بشطّ الفرات، فلم أملك عينيَّ أنْ فاضتا»**. علی نا صر

٣٨٥٢٣ ـ حدثنا معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن سلام أبي

٣٨٥٢٢ ـ رواه الطبراني في الكبير ٣ (٢٨١١) من طريق المصنف، به.

ورواه أحمد ١: ٨٥، والبزار في «مسنده» (٨٨٤)، وأبو يعلى (٣٥٨ = ٣٦٣) بمثل إسناد المصنف.

قال الهيثمي في «مجمع الزوائد» ٩: ١٨٧ بعد أن عزاه لهؤلاء الأربعة: «رجاله ثقات، ولم ينفرد نُجَيّ بهذا»، وكأنه يشير إلى كلمة ابن حبان في «ثقاته» ٥: ٤٨٠: «لا يعجبني الاحتجاج بخبره إذا انفرد»، وانظر بشأنه «فتح الباري» ١: ٣٩٢ (٢٨٦)، والتعليق على ترجمته في «الكاشف» (٥٨٠٣)، والحديث ثابت.

ونينوى المذكورة هنا: ناحية بسواد الكوفة، وهي غير نينوى التي بالموصل، وإن كان كلاهما بالعراق.

٣٨٥٢٣ ـ «معاوية»: كذا في النسخ، والمصنف يروي عن معاوية بن عمرو الأزدي، وعن معاوية بن هشام القصار، لكن كلاهما لا يرويان عن الأعمش، إنما =
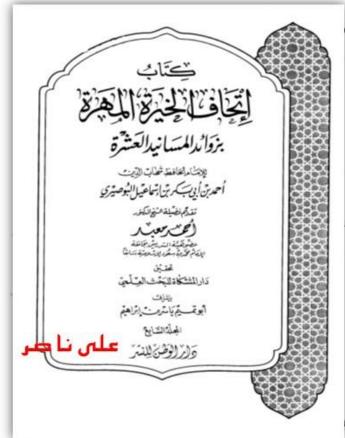
رواه مسدد وأبو بكر بن أبي شيبة[1] وأ

[٦٧٥٠] وعن عمير بن إسحاق قال : «
للحسن : هات أقبل منك حيث رسول الله
على سرته فقبلها »[3] .

رواه مسدد ومحمد بن يحيى بن أبي عمر
والحاكم[6] وصححه .

[٦٧٥١] وعن أبي ليلى – رضي الله عنه –
يحبو حتى جلس على صدره . [فبال عليه
ابني ابني . ثم دعا بماء فصبه عليه » .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة[8] بسند ضعيف

[٦٧٥٢] وعن سعيد بن زيد – رضي الله
رضي الله عنهما – فقال : اللهم إني أحبه

رواه أبو بكر بن أبي شيبة[10] وعنه أبو ي

٢٨ - مناقب الحسين بن علي بن أبي طالب رضي الله عنهما

[٦٧٥٣] عن عبد الله بن نجي ، عن أبيه : « أنه سافر مع علي بن أبي طالب ، وكان صاحب مطهرته ، فلما حاذى نينوى ، وهو منطلق إلى صفين ، فنادى عليٌّ : اصبر أبا عبد الله ، اصبر

---

(١) وأخرجه في المصنف أيضًا (١٢/٩٩ رقم ١٢٢٣٦) .
(٢) مسند أحمد (٥/٣٦٦) .
(٣) قال الهيثمي في المجمع (٩/١٧٧) : رواه أحمد والطبراني ، ورجالهما رجال الصحيح غير عمير بن إسحاق ، وهو ثقة .
(٤) مسند أحمد (٢/ ٢٥٥، ٤٢٧، ٤٨٨، ٤٩٣) .
(٥) (١٥/ ٤٢٠ رقم ٦٩٦٥) .
(٦) المستدرك (٣/١٦٨) .
(٧) سقطت من « الأصل » واستدركتها من المصنف .
(٨) وأخرجه في المصنف أيضًا (١/١٢٠-١٢١) .
(٩) قال الهيثمي في المجمع (٩/١٧٦) : رواه الطبراني ، ورجاله رجال الصحيح غير يزيد بن يحنس ، وهو ثقة .
قلت : فاته عزو الحديث إلى مسند أبي يعلى .
(١٠) المطالب العالية (٤/٢٥٨-٢٥٩ رقم ١/٣٩٦٠) .
(١١) (٢/٢٥٣-٢٥٤ رقم ٩٦٠) .

أبا عبد الله بشط الفرات . فقلت : ماذا يا أبا عبد الله ؟ فقال : دخلت على النبي ﷺ وعيناه تفيضان ، فقلت : يا نبي الله ، ما لعينيك تفيضان أغضبك أحد ؟ قال : بلى قام من عندي جبريل قبل قليل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات . قال : فهل لك أن أشمك من تربته ؟ فقلت : نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فأعطانيها فلم أملك عيناي أن فاضتا »[1] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[2] وأبو يعلى[3] بسند صحيح .

[**١/٦٧٥٤**] وعن عمار بن أبي عمار ، عن ابن عباس – رضي الله عنهما – قال : « رأيت النبي ﷺ فيما يرى النائم بنصف النهار وهو قائم أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم ، فقلت : بأبي [أنت][4] وأمي يا رسول الله ما هذا ؟ قال : هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل ألتقطه منذ اليوم . قال : [فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم][5] »[6] .

رواه أبو بكر بن أبي شيبة وأحمد بن حنبل[7] وأحمد بن منيع وعبد بن حميد[8] بسند صحيح .

[**٢/٦٧٥٤**] **زاد أحمد بن منيع[9]** : عن عمار ، أن أم سلمة قالت : « سمعت الجن تنوح على الحسين » .

[**٦٧٥٥**] وعن أم سلمة – رضي الله عنها – قالت : « كان النبي ﷺ نائمًا في بيتي ، فجاء الحسين [يدرج][10] قالت : فقعدت على الباب ، فأمسكته مخافة أن يدخل فيوقظه . قالت : ثم غفلت في شيء فدب فدخل فقعد على بطنه ، قالت : فسمعت نحيب رسول الله ﷺ فجئت فقلت : يا رسول الله ، ما علمت به . فقال : إنما جاءني جبريل – عليه السلام – وهو على بطني قاعد ، فقال لي : أتحبه ؟ فقلت : نعم . قال : إن أمتك ستقتله ألا أريك التربة التي يقتل بها ؟ قال : فقلت : بلى . قال : فضرب [بجناحه][11] فأتاني هذه التربة . قالت :

(١) قال الهيثمي في المجمع (١٨٧/٩) : رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ، ورجاله ثقات ، ولم ينفرد نجي بهذا .
(٢) مسند أحمد (٨٥/١) .
(٣) (٢٩٨/١ رقم ٣٦٣) .
(٤) من مسند أحمد .
(٥) في « الأصل ، م » : فحفظنا ذلك فوجدناه قبل ذلك ، والمثبت من مسند أحمد .
(٦) قال الهيثمي في المجمع (١٩٤/٩) : رواه أحمد والطبراني ، ورجال أحمد رجال الصحيح .
(٧) مسند أحمد (٢٤٢/١ ، ٢٨٣) .
(٨) المنتخب (٢٣٥ رقم ٧١٠) .
(٩) المطالب العالية (٢٥٩/٤ رقم ١/٣٩٦٣) .
(١٠) في « الأصل » : درج .
(١١) في « الأصل ، م » : بيده . والمثبت من المنتخب .

ابن حجر نے اپنی کتاب صوائق محرقہ میں نقل کیا ہے کہ:

ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علیؑ کربلا سے گزرے ،یہ فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے ۔آپ نے کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا، آپ کو بتایا گیا کہ اس زمین کو کربلا کہتے ہیں ،تو آپ رو پڑے ،یہاں تک کے آپ کے آنسوں سے زمین تر ہو گئی ،پھر فرمایا میں رسول کریم کے پاس گیا تو آپ رو رہے تھے،میں نے پوچھا آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں؟فرمایا:ابھی جبرائیل آئے تھے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہوگا،جسے کربلاء کہا جاتا ہے ،پھر جبرائیل نے ایک مٹھی مٹی مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسووں کو روک نہ سکا۔

صواعق محرقہ

الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

حسین کے روز میں نے اُسے پکڑا تو وہ خون ہو گئی تھی ۔
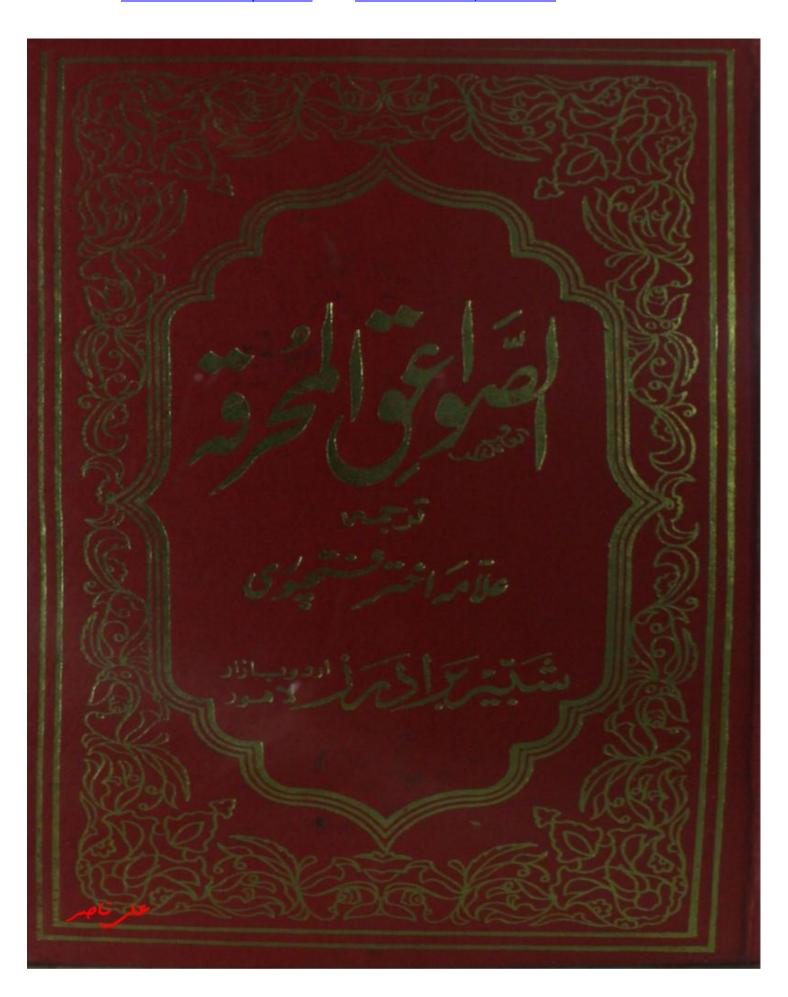
ایک روایت میں ہے کہ پھر جبریل نے کہا کیا میں آپ کو ان کے قتل گاہ کا مٹی دکھاؤں وہ چند مٹھیاں مٹی لے کر آیا ۔ جسے میں نے ایک بوتل میں رکھ دیا ۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب قتل حسین کی رات آئی تو میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سُنا ہے

اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو ۔ تمہیں
عذاب و ذلت کی خوشخبری ہو تم پر ابن داؤد ،
موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت پڑ
چکی ہے ۔

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں رو پڑی اور میں نے بوتل کو کھولا تو وہ مٹی خون ہو کر بہہ پڑی اور ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے ۔ کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علی کربلا سے گذرے ۔ یہ فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے ۔ آپ نے وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں ۔ تو آپ رو پڑے ۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی ۔ پھر فرمایا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ۔ تو آپ رو رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں فرمایا ۔ ابھی جبریل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہو گا ۔ جسے کربلا کہا جاتا ہے ۔ پھر جبریل نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑ کر مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکا ۔

احمد نے حضرت علی سے مختصر روایت کی ہے کہ میں نبی

نبیؐ کریم نے جناب ام سلمہ کو
خواب میں امام حسینؑ کی شہادت
کی خبر دی اور امام حسینؑ پر کا
گریہ کیا
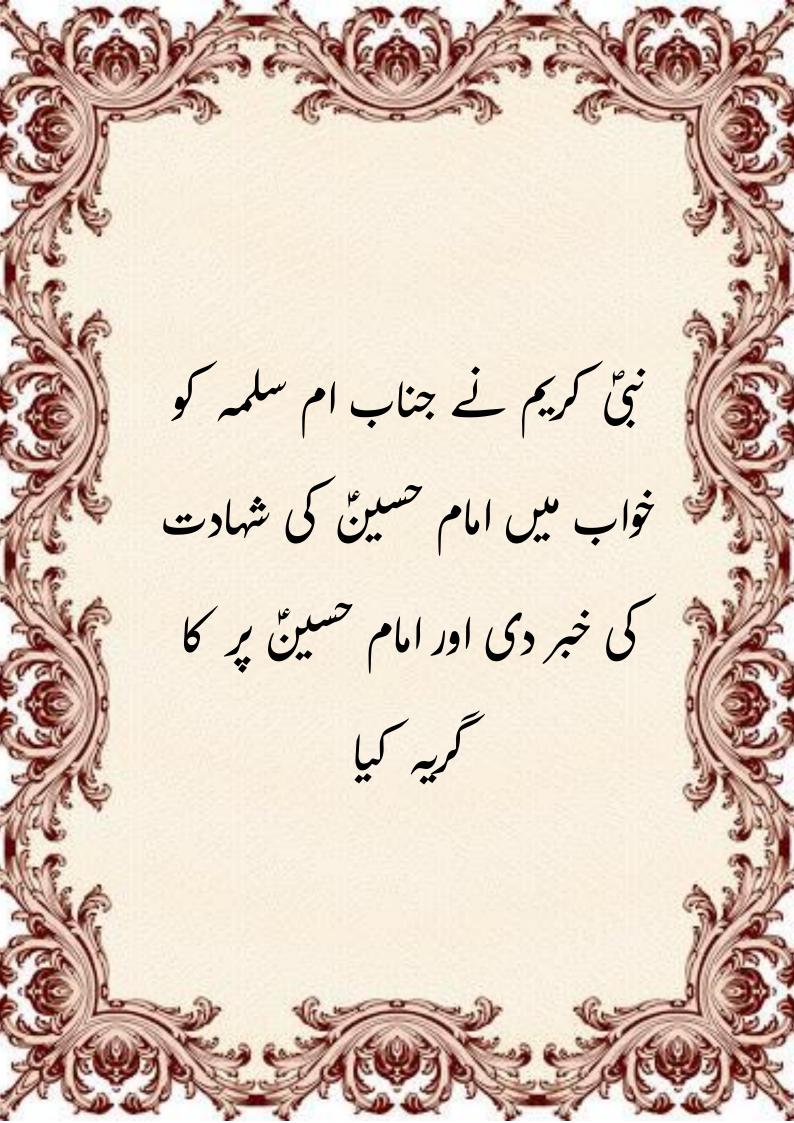
ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے:کہ جناب ام سلمہ نے نبیؐ اکرم کو روتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی ،آپ نے نبیؐ اکرم سے اس حال کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا :ابھی حسینؑ کو قتل کیا گیا ہے۔

ابن حجر نے اس کتاب کو روافض اور جنہیں وہ اہل ضلال سمجھتے ہیں ان کے خلاف لکھا ہے اس لئے اسکی سند میں کسی کلام کی ضرورت میں نے نہیں سمجھی ،اس روایت کو حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں نقل کیا ہے ،تلخیص میں ذھبی نے اس روایت پر سکوت اختیار کیا ہے۔

6764 – أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، حَدَّثَنِي رَزِينٌ، حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يَبْكِي وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا»

[التعليق – من تلخيص الذهبي] **6764** – سكت عنه الذهبي في التلخيص

http://lib.efatwa.ir/42119/4/20/%D8%A3%D9%8F%D8%B9%D9%8E
%D8%B2%D9%91%D9%90%D9%8A%D9%87%D9%8E%D8%A7
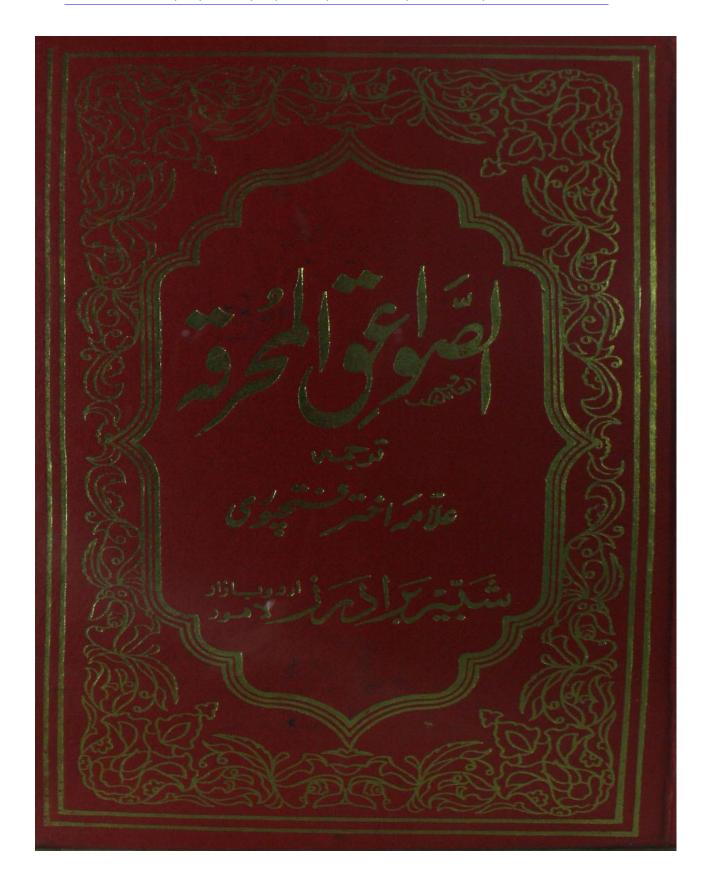
عرضِ حال

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "الصواعق المحرقہ" کا اُردو ترجمہ برق سوزاں" اہل علم حضرات کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے مجھے ایک گونہ مسرت حاصل ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مخالفین و معاندین کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے بہایت مدلّل اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں۔ نیز ان کی شان و عظمت کا اس رنگ میں تحفظ کیا گیا ہے کہ بے اختیار مؤلف کے لئے منہ سے دُعائے خیر نکلتی ہے۔ اس کے علاوہ مؤلف نے صحابہ کرام کے مشاجرات و مناقشات پر بھی اس عالمانہ انداز میں گفتگو کی ہے کہ قاری کے دل میں محبت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس چرخ نیلی فام کے نیچے صحابہ کی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے اور یہی وہ جماعت ہے جس کے بارے میں سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتباہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کے متعلق بات کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، پس جو شخص اہل بیت اور صحابہ کرام کے متعلق ژاژ خائی کرتا ہے حقیقت میں وہ اپنی عاقبت آپ خراب کرتا ہے،

مجھے مدت سے جستجو تھی کہ کوئی شخص اس بے نظیر اور لاجواب کتاب کو اردو زبان میں منتقل کر دے، سو میں جناب علامہ اختر فتح پوری کا ممنون ہوں کہ انھوں نے میری اس خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے اسے نہایت سلیس اور شگفتہ انداز میں اُردو زبان میں منتقل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں میں اپنے واجب الاحترام بزرگ محترم جناب سید صادق علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کا سپاس گزار ہوں،

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آگے ساری وہی حدیث بیان کی ہے۔

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی قبرِ حسین کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہاں ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے۔ یہ آلِ محمد کے نوجوانوں کے خون بہنے کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہوں گے اور زمین و آسمان ان پر روئیں گے۔

ابن سعد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمرہ تھا۔ جس کی سیڑھی حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھی۔ جس سے آپ چڑھ کر وہاں جایا کرتے تھے۔ جب آپ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کرتے تو وہاں چڑھ جاتے اور حضرت عائشہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی اُوپر نہ آئے۔ حضرت حسین حضرت عائشہ کی لاعلمی میں اوپر چڑھ گئے تو جبریل نے کہا یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ نے حضرت حسین کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھالیا تو جبریل نے آپ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے کو، جبریل نے کہا ہاں! اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس علاقے کے متعلق بھی بتا دوں۔ جس میں اُسے قتل کیا جائے گا۔ تو جبریل نے عراق کے علاقے طف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی اٹھا کر آپ کو دکھائی اور کہا یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت حسین قتل ہو کر گریں گے۔

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا اور

آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی ۔ آپ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسین کو قتل کیا گیا ہے ۔

اسی طرح حضرت ابن عباس نے نصف النہار کے وقت آپ کو پراگندہ مو ، غبار آلود صورت میں دیکھا ۔ آپ ہاتھ میں ایک خون کی بوتل اٹھائے ہوئے تھے ۔ حضرت ابن عباس نے آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ۔ میں اس دن سے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہا ۔ یہاں تک کہ حضرت حسین حضور علیہ السلام کے فرمان کے عین مطابق ارض عراق میں ، نواحِ کوفہ میں ، کربلا میں شہید ہو گئے ۔ یہ جگہ طف کے نام سے بھی معروف ہے ۔ آپ کو سنان بن نخعی نے قتل کیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک اور آدمی نے آپ کو سنہ ۶۱ھ میں دس محرم کو جمعہ کے روز ۵۶ سال چند ماہ کی عمر میں قتل کیا ۔

جب وہ آپ کو قتل کر چکے تو آپ کے سر کو یزید کی طرف بھیجا اور پہلی منزل میں اُتر کر سر سے پینے لگے ۔ اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر آیا ۔ جس کے ساتھ ایک لوہے کا قلم تھا ۔ اس نے خون سے ایک سطر لکھی ہے

کیا وہ اُمت جس نے حسین کو قتل کیا ہے ۔ یوم حساب کو
اس کے نانا کی شفاعت کی اُمید رکھتی ہے ۔

پس وہ سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس شعر کو منصور بن عمار نے بیان کیا ہے ۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے ۔ کہ یہ شعر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین سو سال قبل ایک پتھر پہ پایا گیا ۔ اور وہ ارض روم کے ایک گرجا میں بھی لکھا ہوا تھا ۔

نبیؐ کریمؐ کا حضرت عبداللہ
ابن عباسؓ کو خواب میں امام
حسینؑ کی شہادت کی خبر
دینا،امام حسینؑ کے غم میں
آپؐ کے بال بکھرے ہوئے
اور لباس گرد آلود تھے۔

حضرت ابن عباس علیہ السلام سے روایت:

2165 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ " قَالَ عَمَّارٌ: " فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ "

میں نے ایک مرتبہ نصف نہار کے وقت خواب میں نبیؐ اکرم کی زیارت کی اور آپ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس گرد آلود تھے،آپ کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا ،آپؐ اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے ،میں نے عرض کیا:اےئے اللہ کے رسولؐ یہ کیا ہے؟تو آپؐ نے فرمایا:یہ حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔عمار کہتے ہیں ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی پھر معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

کتاب:مسند امام احمد بن حنبل (ح2165) فضائل الصحابة(ح1380)

مُسْنَد
الإمَامِ أحْمَد بن حَنْبَل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

أشْرَفَ عَلى تَحقِيقِهِ
الشَيخ شعيب الأرنؤوط

حَقّقَ هَذا الجزء وَخرّج أحاديثه وَعلّقَ عَلَيه
شُعَيب الأرنؤوط عَادِل مُرْشِد

الجُزءُ الرّابعُ

مؤسسة الرسالة

بقليل، أو بعده بقليل، استيقظَ رسول الله ﷺ، فجَلَسَ يَمسَحُ النوم عن وجهه بيده، ثم قرأ العَشرَ الآياتِ خواتمَ سورة آل عمران، ثم قام إلى شَنٍّ مُعَلَّقة، فتوضَّأ منها، فأحسن وُضوءَه، ثم قام يُصلي، قال ابنُ عباس: فقُمْتُ، فصَنَعْتُ مثلَ الذي صَنَعَ، ثم ذهبتُ، فقُمْتُ إلى جَنْبه، فوضع يدَه اليُمنى[1] على رأسي، وأخذ أُذُني اليمنى فَفَتَلَها، فصَلَّى ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثُمَّ ركعتين، ثم أوْتَرَ، ثم اضطَجَعَ حتى أتاه المؤذِّنُ، فقام فصلَّى ركعتينِ خفيفتينِ، ثم خَرَجَ، فصلَّى الصبحَ[2].

٢١٦٥ ـ حدثنا عبدُ الرحمٰن، حدثنا حماد بن سلمة، عن عمار بن أبي عمار

عن ابن عبـاس، قال: رأيتُ النبيَّ ﷺ في المنام بنِصْفِ النهار، أشعثَ أغبرَ، معه قارورةٌ فيها دمٌ يَلتَقِطُه أو يَتَتَبَّعُ فيها شيئاً، قال: قلتُ: يا رسولَ الله، ما هٰذا؟ قال: «دَمُ الحُسين وأَصحابه، لم أَزَلْ أَتتَبَّعُهُ منذُ

(١) لفظة: «اليمنى» سقطت من (م).

(٢) إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في «موطأ مالك» ١/١٢١-١٢٢.

ومن طريق مالك أخرجه عبد الرزاق (٣٨٦٦) و(٤٧٠٨)، والبخاري (١٨٣) و(٩٩٢) و(١١٩٨) و(٤٥٧٠) و(٤٥٧١) و(٤٥٧٢)، ومسلم (٧٦٣) (١٨٢)، وأبو داود (١٣٦٧)، وابن ماجه (١٣٦٣)، والترمذي في «الشمائل» (٢٦٢)، والنسائي ٣/٢١٠-٢١١، وابن خزيمة (١٦٧٥)، وأبو عوانة ١/٣١٥-٣١٦، والطحاوي ١/٢٨٨، وابن حبان (٢٥٩٢)، والطبراني (١٢١٩٢)، والبيهقي ٣/٧. وسيأتي برقم (٣٣٧٢)، وانظر (١٩١٢).

وقوله: «يمسح النوم عن وجهه بيده» أي: ما يعتري العين من أثره، والشن: القربة العتيقة.

اليوم ». قال عمار: فحَفِظْنا ذٰلك اليومَ، فوجدناه قُتِلَ ذٰلك اليومَ[1].

٢١٦٦ ـ حدثنا عبد الرحمٰن، حدثنا سُفيانُ، عن سلمةَ بنِ كُهيل، عن عِمران بن الحَكَم[2]

عن ابن عباس، قال: قالت قريشٌ للنبيِّ ﷺ: ادْعُ لنا ربَّكَ أن يَجعَلَ لنا الصَّفا ذهباً، ونؤمِنَ بكَ. قال: «وتَفْعَلُونَ؟» قالوا: نعم. قال: فدعا، فأتاه جبريلُ فقال: إنَّ ربَّكَ يقرأُ عليك السلامَ، ويقول لك: إن شئتَ أُصبِحَ لهم الصَّفا ذهباً، فمَن كَفَرَ بعدَ ذٰلك منهم عذَّبْتُه عذاباً لا أُعذِّبُه أحداً من العالَمين، وإن شئتَ فَتَحْتُ لهم بابَ التوبةِ والرحمةِ. قال: «بَل بابُ التَّوبةِ والرَّحمةِ»[3].

على ناصر

(١) إسناده قوي على شرط مسلم.
وأخرجه الطبراني (٢٨٢٢) و(١٢٨٣٧)، والحاكم ٣٩٧/٤-٣٩٨ من طرق عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي، وسيأتي برقم (٢٥٥٣).

(٢) في «تعجيل المنفعة» ص٢١٩ قال ابن حجر: عمران بن الحكم السلمي، عن ابن عباس رضي الله عنهما، كذا وقع، والصواب: عمران بن الحارث أبو الحكم كما في «صحيح مسلم» وغيره. وسيأتي في «المسند» برقم (٣٢٢٣) على الصواب.

(٣) إسناده صحيح على شرط مسلم، عمران بن الحكم: صوابه عمران بن الحارث السلمي أبو الحكم الكوفي، من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. عبد الرحمٰن: هو ابن مهدي، وسفيان: هو الثوري.
وأخرجه عبد بن حميد (٧٠٠)، والطبراني (١٢٧٣٦)، والبيهقي في «دلائل النبوة» ٢٧٢/٢ من طريقين عن سفيان الثوري، بهٰذا الإسناد.
وأخرجه البيهقي ٢٧٢/٢ من طريق مالك بن مغول، عن سلمة بن كهيل، عن رجل من بني سليم، عن ابن عباس. وسيأتي برقم (٣٢٢٣)، وانظر (٢٣٣٣).
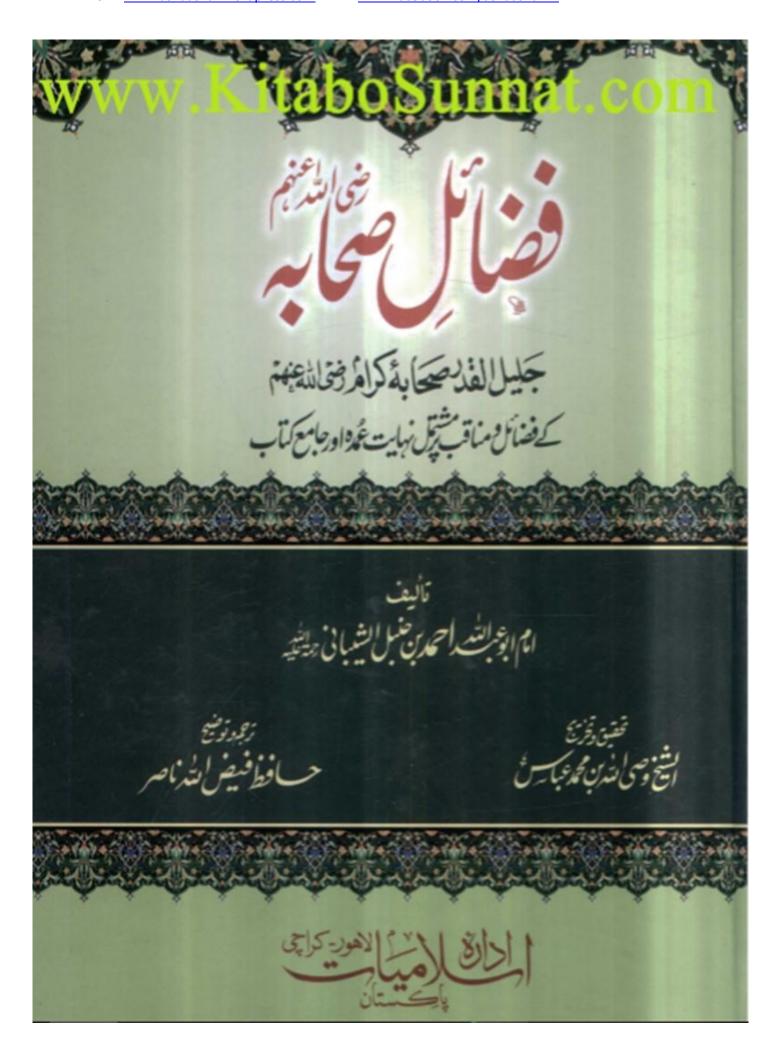
حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَلَقَدْ عَلِمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْتَخْلِينِي دُونَهُمَا وَأَنَا صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ. ❶

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں، حالانکہ انہیں علم ہے کہ وہ (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ) ان کے بجائے مجھ سے علیحدگی میں باتیں کیا کرتے تھے اور سفید خچر کی ذمہ داری بھی میرے پاس ہی ہوتی تھی۔

توضیح :...... "اَلشَّهْبَاءُ" سے مراد ایسا جانور ہوتا ہے جس کی پیشانی میں خال خال ہی سیاہ بال ہو۔

1380 ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ)) قَالَ عَمَّارٌ: فَحَفِظْنَا ذَالِكَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَالِكَ الْيَوْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❷

میں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا، آپ اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ عمار کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی، پھر معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1381 ۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَائِلًا أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ))، فَأَحْصَيْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ❸

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہم نے اس دن کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر انہوں نے معلوم کیا تو پتا چلا کہ ان کی (یعنی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی) اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

1382 ۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). ❹

❶ إسناده حسن.

❷ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ١/ ٢٤٣ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٩٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٦

❸ إسناده صحيح.

❹ [إسناده ضعيف] مسند أحمد: ٣/ ١٤ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ٦٢

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ملے اور فرمایا: اپنا کپڑا اٹھایئے تاکہ میں آپ کے جسم کے اس حصے کو بوسہ دے سکوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھالیا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ ان کی ناف پر رکھ دیا۔

1387۔ زُہیر بن اقمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) وَلَوْلَا عَزِيمَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا حَدَّثْتُ۔ ❶

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یقیناً میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا کہ انہوں نے آپ کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا تھا اور فرمارہے تھے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو اس سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم نہ ہوتا تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔

1388۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ))۔ ❷

اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، سو تُو بھی اس سے محبت فرما۔

1389۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَغْبَرَ أَشْعَثَ بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ مُنْذُ الْيَوْمَ أَلْتَقِطُهُ)) فَأَحْصَى ذَالِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ۔ ❸

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دن یاد رکھا تو انہوں نے اسی روز انہیں شہید ہوا پایا۔

1390۔ یعقوب بن ابی نعم بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ

❶ [إسناده صحيح] مسند أحمد: ٥/ ٣٦٦۔ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٧٦۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ١٧٦

❷ [إسناده صحيح] مضى برقم: ١٣٨٣ ❸ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ٣/ ١١٦

اسی روایت کو ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں نقل کیا ہے:

آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی ۔ آپ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسین کو قتل کیا گیا ہے ۔

اسی طرح حضرت ابن عباس نے نصف النہار کے وقت آپ کو پراگندہ مو ، غبار آلود صورت میں دیکھا ۔ آپ ہاتھ میں ایک خون کی بوتل اٹھائے ہوئے تھے ۔ حضرت ابن عباس نے آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ۔ میں اس دن سے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہا ۔ یہاں تک کہ حضرت حسین حضور علیہ السلام کے فرمان کے عین مطابق ارض عراق میں ، نواح کوفہ میں ، کربلا میں شہید ہو گئے ۔ یہ جگہ طف کے نام سے بھی معروف ہے ۔ آپ کو سنان بن نخعی نے قتل کیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک اور آدمی نے آپ کو ۶۱ھ میں دس محرم کو جمعہ کے روز ۵۶ سال چند ماہ کی عمر میں قتل کیا ۔

جب وہ آپ کو قتل کر چکے تو آپ کے سر کو یزید کی طرف بھیجا اور پہلی منزل میں اتر کر سر سے پینے لگے ۔ اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر آیا ۔ جس کے ساتھ ایک لوہے کا قلم تھا ۔ اس نے خون سے ایک سطر لکھی ہے

کیا وہ امت جس نے حسین کو قتل کیا ہے ۔ یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے ۔

پس وہ سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس شعر کو منصور بن عمار نے بیان کیا ہے ۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے ۔ کہ یہ شعر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تین سو سال قبل ایک پتھر پہ پایا گیا ۔ اور وہ ارض روم کے ایک گرجا میں بھی لکھا ہوا تھا ۔

عمار ابن ابو عمار سے روایت:

1396 – حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: «دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ فَأُحْصِي ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ» .

عمار ابن ابو عمار بیان کرتے ہیں:ابن عباس نے ایک دن نصف نہار کے وقت خواد میں نبیؐ اکرم کو دیکھا،آپؐ کے بال بکھرے ہوئے اور لباس غبار آلود تھا،اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا،میں نے عرض کیا:اۓ اللہ کے رسول!یہ خون کیسا ہے؟تو آپؐ نے فرمایا:یہ حسینؑ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ،میں صبح سے اسکی تلاش میں لگا ہوا ہوں،اس دن کو یاد رکھ لیا گیا،پھر لوگوں نے دیکھا کہ امام حسینؑ اسی روز شہید کیئے گیئے۔

کتاب:فضائل الصحابة: حدیث ١٣٩٦
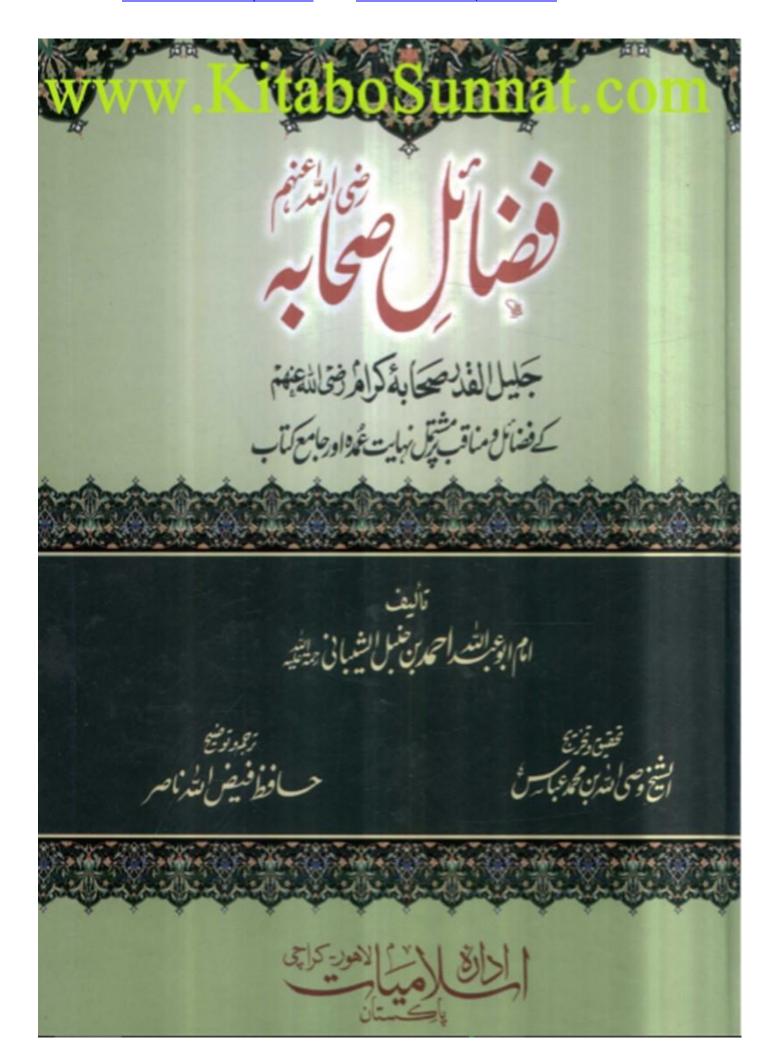
هُرَيْرَةَ وَكَانَ لَنَا صَدِيقًا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فَاهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتِ إِنْ تُقَبِّلِي مُقَبَّلَ رَسُولِ اللّٰهِ فَافْعَلِي فَتَزَوَّجَتْهُ. ❶

قریش کے کچھ نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے ہمارے دوست سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ ان کا منہ چوم رہے تھے، لہٰذا اگر تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ کیا ہوا منہ چومنا چاہتی ہو تو (ان سے شادی) کرلو۔ چنانچہ انہوں نے ان سے شادی کر لی۔

1394 ۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيبِهِ فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا، قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی ان کے ناک میں مار کر کہنے لگا: میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔ تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

1395 ۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ حَيْثُ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِقَضِيبٍ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❸

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر آیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں مارنے لگا، تو میں نے کہا: سنو! یقیناً یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) میں سے زیادہ مشابہ ہے۔

1396 ۔ عمار بن ابو عمار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ فِي يَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هٰذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: ((دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ)) فَأُحْصِيَ ذَالِكَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَالِكَ الْيَوْمِ. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ کے بال بکھرے ہوئے تھے اور جسم غبار آلود تھا، اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ خون کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ اس دن کو یاد رکھ لیا گیا، پھر لوگوں نے دیکھا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اسی روز شہید کیے گئے۔

1397 ۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ إسناده ضعيف.
❷ [إسناده صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۳/ ۱۳۵
❸ [إسناده صحيح] صحيح البخاري: ۷/ ۹٤۔ المعجم الكبير للطبراني: ۳/ ۱۳۵
❹ [إسناده صحيح] مضى برقم: ۱۳۸۱، ۱۳۸۹

http://lib.efatwa.ir/42183/2/784

فضائل الصحابہ (۱۳۹۶)

http://lib.efatwa.ir/42183/2/781

فضائل الصحابہ (۱۳۸۹)

جس شخص نے خواب میں
رسولؐ اکرم کو دیکھا اس نے بلا
شبہ رسولؐ اکرم کو ہی خواب
میں دیکھا
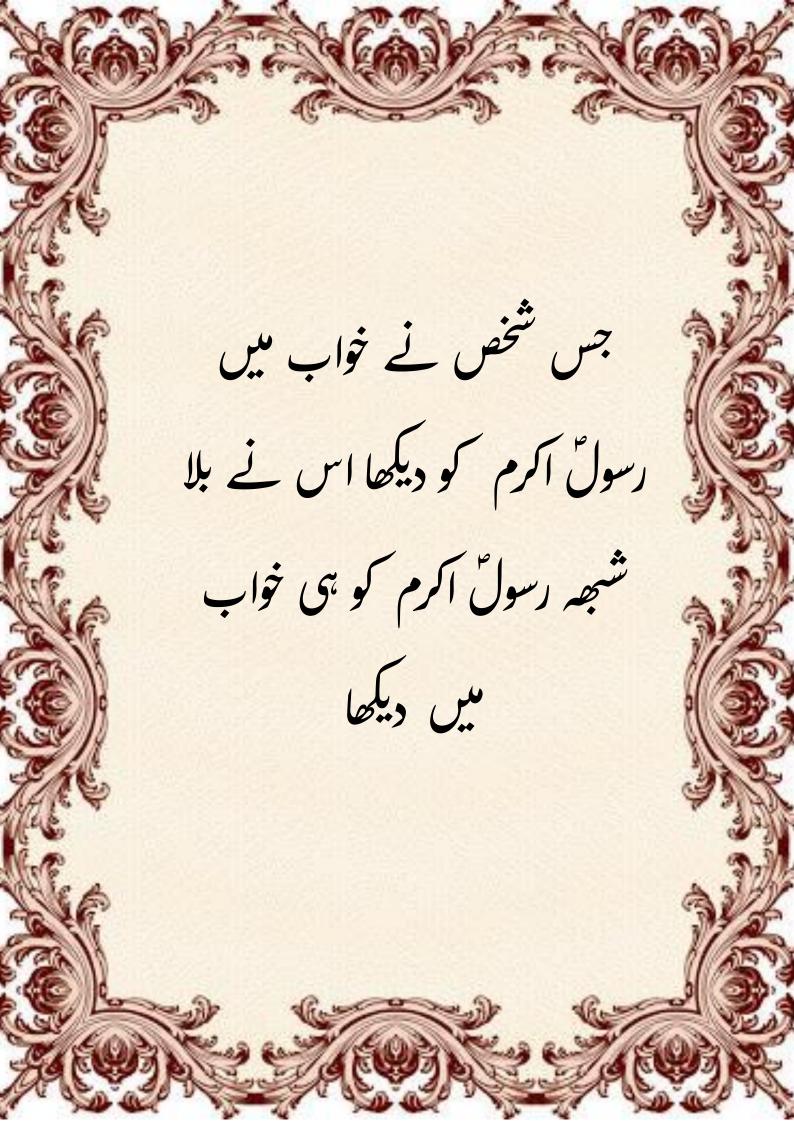
محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے:

110 – حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي المَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

ہم سے موسی نے بیان کیا،ان سے ابوعوانہ نے ابو حصین کے واسطہ سے نقل کیا،وہ ابوصالح سے روایت کرتے ہیں ،وہ ابو ہریرہ سے وہ رسول ؐ اکرم سے کہ (اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو،مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلا شبہ اس نے مجھے دیکھا۔کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا،اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔

صحیح بخاری حدیث 110حدیث 6197

https://sunnah.com/bukhari:110
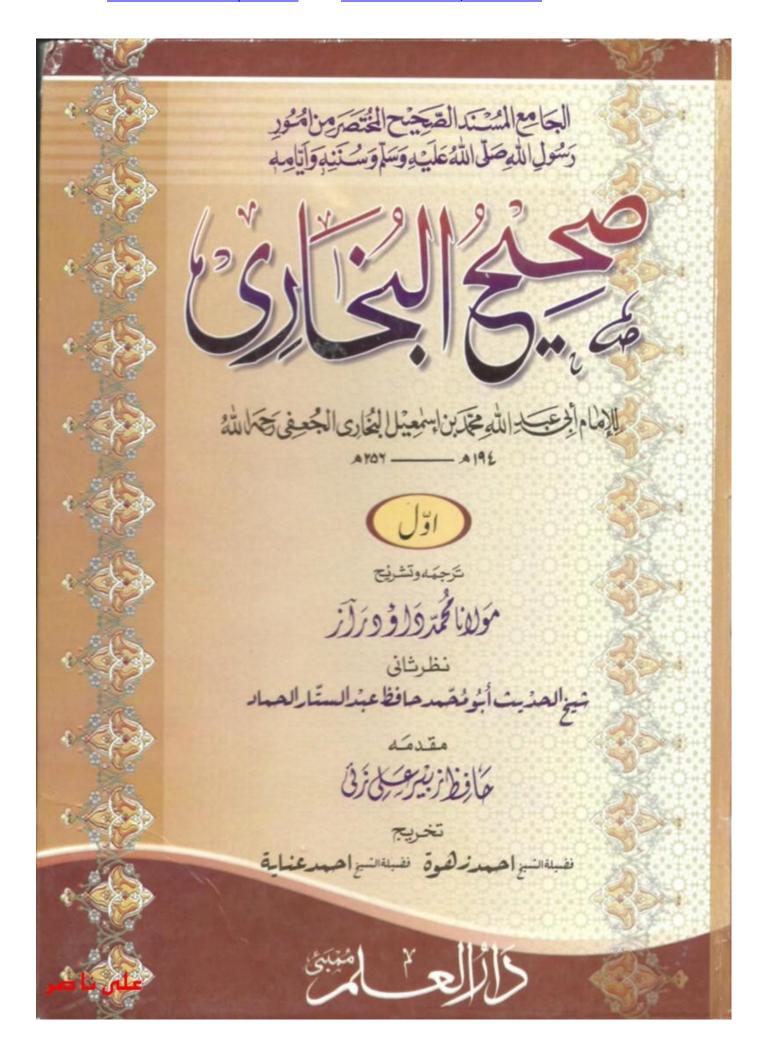
بخاری رحمۃ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ثلاثیات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے لیے مسند امام اعظم نامی کتاب کا حوالہ دے کر امام بخاری رحمۃ اللہ پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ فن حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی لکھی ہوئی کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے اور مسند امام اعظم نامی کتاب محمد خوارزمی کی جمع کردہ ہے جو ۶۶۴ھ میں رائج ہوئی۔ (بستان المحدثین، ص۵)

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ، وَمَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). [أطرافه في: ٣٥٣٩، ٦١٨٨، ٦١٩٧، ٦٩٩٣][مسلم:٤]

(۱۱۰) ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ابوعوانہ نے ابوحصین کے واسطہ سے نقل کیا، وہ ابوصالح سے روایت کرتے ہیں، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ "(اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔"

علی ناصر

تشریح: ان مسلسل احادیث کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوگ غلط بات منسوب کر کے دنیا میں خلق کو گمراہ نہ کریں۔ یہ حدیثیں بجائے خود اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عام طور پر احادیث نبوی کا ذخیرہ مفسد لوگوں کے دست سے محفوظ رہا ہے اور جتنی احادیث لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑ لیں تھیں ان کو علمائے حدیث نے صحیح احادیث سے الگ چھانٹ دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ خواب میں اگر کوئی شخص میری صورت دیکھے تو وہ بھی صحیح ہونی چاہیے، کیونکہ خواب میں شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت میں نہیں آ سکتا۔

موضوع اور صحیح احادیث کو پرکھنے کے لیے اللہ پاک نے جماعت محدثین خصوصاً امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ جیسے اکابر امت کو پیدا فرمایا۔ جنہوں نے اس فن کی وہ خدمت کی کہ جس کی امم سابقہ میں نظیر نہیں مل سکتی، علم الرجال و قوانین جرح و تعدیل وہ ایجاد کیے کہ قیامت تک امت مسلمہ ان پر فخر کیا کرے گی مگر صد افسوس کہ آج چودھویں صدی میں کچھ ایسے بھی متعصب مقلد جامد وجود میں آ گئے ہیں جو خود ان بزرگوں کو غیر فقیہ نا قابل اعتماد ٹھہرا رہے ہیں، ایسے لوگ محض اپنے مزعومہ تقلیدی مذاہب کی حمایت میں ذخیرہ احادیث نبوی کو مشکوک بنا کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ ان کو نیک سمجھ دے۔ آمین۔

یہ حقیقت ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ کو غیر فقیہ زود رنج بتلانے والے خود بے سمجھ ہیں جو چھوٹا منہ اور بڑی بات کہہ کر اپنی کم عقلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس مقام کی تفصیل میں جاتے ہوئے صاحب انوار الباری نے جماعت اہلحدیث اور اکابر اہلحدیث کو بار بار لفظ جماعت غیر مقلدین سے جس طنز و توہین کے ساتھ یاد کیا ہے وہ حد درجہ قابل مذمت ہے مگر تقلید جامد کا اثر ہی یہ ہے کہ ایسے متعصب حضرات نے امت میں بہت سے اکابر کی توہین و تخفیف کی ہے۔ قدیم الایام سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ معاندین نے تو صحابہ کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر، انس بن مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کو غیر فقیہ ٹھہرایا ہے۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: (دینی) علم کو قلم بند کرنے کے جواز میں

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ

(۱۱۱) ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہیں وکیع نے سفیان سے خبر دی، انہوں نے مطرف سے سنا، انہوں نے شعبی رحمۃ اللہ سے، انہوں نے ابوجحیفہ

مفتی تنظیم عالم قاسمی، استاذ حدیث دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

ماہنامہ دارالعلوم ، شمارہ 2، جلد 92 :، صفرالمظفر 1429ہجری مطابق فروری 2008ء میں لکھتے ہیں :

برصغیر کے مایہٴ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل ۹ صورتیں بیان کی ہیں جس میں سر فہرست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا ہے۔

مزید لکھتے ہیں :

یاد رہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کاکوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ”جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (مشکوٰۃ:۳۹۴)

http://www.darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1417495356%2006-Khawab%20Ki%20Haqiqat_MDU_02_FEB_2008.htm

ابن باز نے ایک سوال (بہت سے ہمارے علماء کہتے ہیں کہ نبیؐ کریم کو خواب میں دیکھنا ممکن ہے اور رسولؐ اکرم کو خواب میں دیکھنا حقیقیت میں دیکھنا ہے کیونکہ شیطان نبیؐ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا،کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے ؟) کے جواب میں فرماتے ہیں:

الجواب :هذا القول حق وهو من عقيدة المسلمين وليس فيه شرك؛ لأنه قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «من رآني في المنام فقد رآني فإن الشيطان لا يتمثل في صورتي» متفق على صحته. فهذا الحديث الصحيح،

جواب:یہ قول حق ہے اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے ،اس میں شرک نہیں ہے،کیونکہ یہ نبیؐ اکرم کی حدیث سے ثابت ہے (جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں دیکھا،کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا)اسکی صحت متفق ہے،یہ حدیث صحیح ہے۔

https://binbaz.org.sa/fatwas/47/%D8%B1%D9%88%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%B1%D8%B3%D9%88%D9%84-%EF%B7%BA-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D9%85%D9%86%D8%A7%D9%85

گویا جناب ام سلمہ اور حضرت ابن عباسؓ کا نبیؐ اکرم کو خواب میں دیکھنا محض خواب نہیں تھا،اسی لئے جب دن کو شمار کیا گیا تو وہ وہی دن نکلا جس دن امام حسینؑ کو قتل کیا گیا تھا، یعنی نبیؐ اکرم واقعی گریہ کر رہے تھے،ان کے بال حقیقت میں بکھرے اور لباس گرد آلود تھے۔

جِن کا امام حسینؑ پر گریہ کرنا
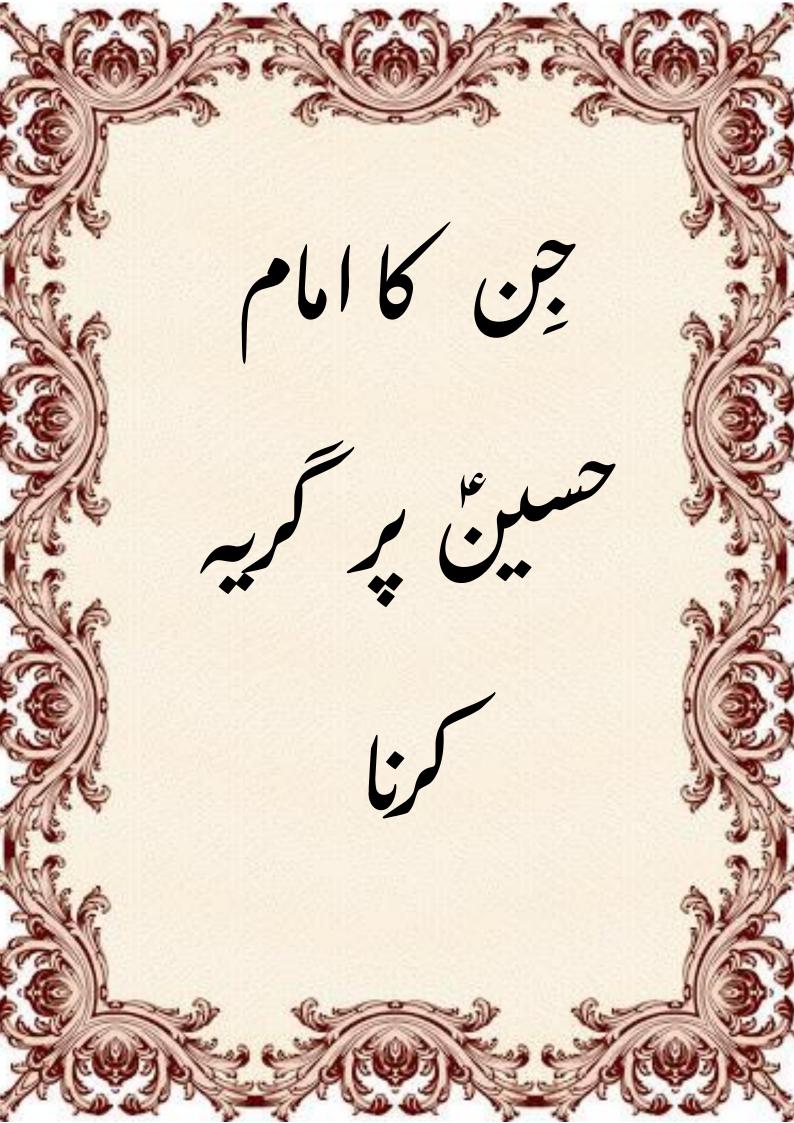
امام ذھبی نے سیر اعلام النبلاء میں ،امام حسینؑ کے ترجمہ میں جناب ام سلمہ سے روایت نقل کی ہے:

"حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ: عَنْ عَمَّارِ بنِ أَبِي عَمَّارٍ؛ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ:
سَمِعْتُ الجِنَّ يَبكِيْنَ عَلَى حُسَيْنٍ، وَتَنُوحُ عَلَيْهِ"

حماد بن سلمہ عمار بن ابو عمار سے بیان کرتے ہیں ،میں نے ام سلمہؓ کو کہتے ہوئے سنا:میں نے جن کو امام حسینؑ پر گریہ کرتے ہوئے اور ان پر نوحہ پڑھتے ہوئے سنا۔

اس روایت کو ابن کثیر نے اپنی تاریخ "البدایۃ والنھایۃ"میں نقل کرنے کے بعد اسکو صحیح کیا ہے:

وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عمارة عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهَذَا صَحِيحٌ،روایت کی ہے حماد بن سلمہ نے عمار بن ابو عمار ہ سے انھوں نے ام سلمہ سے کہ انھوں نے جن کو امام حسینؑ پر نوحہ کرتے ہوئے سنا،اور یہ صحیح ہے۔

سیر اعلام النبلاء – ط الرسالہ

أبي سليمان الزُّهري، حدّثنا يحيى بنُ أبي كثير، حدّثنا عبدُ الرحمن بن عمرو، حدّثني شدّادُ بنُ عبد الله ؛ سمعتُ واثلةَ بنَ الأسقع وقد جيء برأس الحسين، فلعنه رجلٌ من أهل الشام، فغضب واثلةُ، وقام، وقال: واللّه لا أزالُ أُحِبُّ علياً وولديه بعد أنْ سمعتُ رسولَ اللّه ﷺ في منزل أمِّ سَلَمة، وألقى على فاطمةَ وابنيها وزوجها كساءً خيبريّاً ثم قال: ﴿إنّما يُريدُ اللّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أهلَ البَيْتِ ويُطَهِّرَكُمْ تطهيراً﴾ [الأحزاب: ٣٣].

سليمان ضَعّفوه، والحنفي مُتَّهم.

ويُروى عن أبي داود السبيعي، عن زيدِ بنِ أرقم، قال: كنتُ
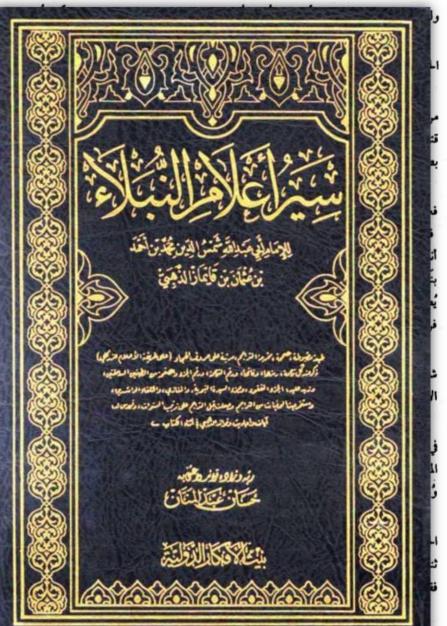
الحسين، فأخَذَ قضيباً، فجعل يفتَرُّ به عن ...سنَ منه كأنه الدُّرُّ، فلم أملك أنْ رفعتُ ...كيكَ أيُّها الشيخُ؟ قلتُ: يُبكيني ما رأيتُ ...صُ موضعَ هذا القضيب، ويلثمه، ...جيِّه».

...مّار بنِ أبي عمّار، عن ابنِ عباس: ...نوم نصفَ النهار، أشعثَ أغبر، وبيده ...سولَ اللّه، ما هذا؟ قال: هذا دمُ الحسين ...ألتقطُه. فأُحصي ذلك اليوم، فوجدوه

...ي، والمدائني، عن رجالهما ؛ أن مُحفز بن ...حُسين على يزيد، فقال: أتيتُك يا أميرَ ...والأمهم. فقال يزيد: ما ولدتْ أمُّ مُحفز ...م يتدبركلامَ اللّه: ﴿قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ المُلْكِ ...مران: ٢٦] ثم بعثَ يزيدُ برأس الحسين إلى ...عند أمّه.

...سعيد القاضي: حدّثنا سليمان بن عبد ...ا أميّة الكلاعيّ قال: سمعتُ أبا كَرِب ...الوليد بن يزيد بدمشق، فأخذتُ سَفَطاً، ...فرسي، وخرجتُ به من باب توما، قال: ...بٌ عليه. هذا رأسُ الحسين بن عليّ،

...نا رَزين، حدّثتني سلمى قالت: دخلتُ ...قلتُ: ما يُبكيكِ؟ قالتْ: رأيتُ رسولَ ...سِهِ ولحيتِهِ التُّرابُ، فقلتُ: مالكَ يا ...قتلَ الحُسين آنفاً».

وثّقه ابن مَعين. علی نا صر

حمّاد بن سلمة: عن عَمّار بن أبي عمار ؛ سمعتُ أمَّ سلمة تقولُ: سمعتُ الجنَّ يبكينَ على حُسين، وتنوحُ عليه.

سُويد بن سعيد: حدثنا عمرو بن ثابت، حدثنا حبيبُ بنُ أبي ثابت ؛ أنْ أمَّ سلمة سمعتْ نوحَ الجنِّ على الحُسين.

عُبيد بن جنّاد: حدثنا عطاءُ بنُ مسلم، عن أبي جَناب الكلبي قال: أتيتُ كربلاء، فقلتُ لرجلٍ من أشراف العرب: بلغني أنكم تسمعون نَوْحَ الجنِّ. قال: ما تلقى حُرّاً ولا عبداً إلاّ أخبرك أنه سمع ذلك. قلتُ: فما سمعتَ أنت؟ قال: سمعتُهم يقولون:

مسح الرسول جبينه فله بريق في الخُدود

جاتا' اور ان میں سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ ورس[1] راکھ میں تبدیل ہو گئی اور گوشت حنظل کی طرح ہو گیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے جو دنیا و آخرت میں سید ولد آدم تھے' مگر ان باتوں میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اسی طرح آپ کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ محراب میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوئے' مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا اور اس کے بعد وہ شہید ہو گئے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد شہید ہوئے مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ واللہ اعلم

علی ناصر

اور حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمارہ سے بحوالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ انہوں نے جنات کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر نوحہ کرتے سنا' اور یہ صحیح بات ہے' اور شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی اطلاع آئی تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا باعث یہ تھا کہ ع[illegible] ... کے پاس
آئیں تا کہ وہ ان کی بیعت خلافت کریں اور عوام کی طرف ... لم بن
عقیل نے بھی آپ کو خط لکھا' اور جب عبیداللہ بن زیاد کو ... نے مسلم
بن عقیل کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے انہیں مح ... وران
کا اتحاد جاتا رہا۔ دوسری طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ... اس کا
انہیں پتہ نہ چلا' پس وہ اپنے اہل اور اپنے اطاعت گزار و ... کی
ایک جماعت نے' جن میں حضرت ابوسعید' حضرت جابر' ... سے روکا
مگر انہوں نے ان کی نہ مانی' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ... و کچھ وہ
چاہتے ہیں وہ بات نہیں ہوگی' مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

اور حافظ بیہقی نے یحییٰ بن سالم اسدی کی حدیث ... ن سے
روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی کو بیا ... حضرت
حسین بن علی رضی اللہ عنہما' عراق کی طرف چلے گئے ہیں' تو وہ ... پ کہاں
جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' ع ... نے

---

[1] ورس ایک قسم کی گھاس ہے جو رنگائی کے کام آتی ہے۔ (مترجم)

زمین اور آسمان

کا
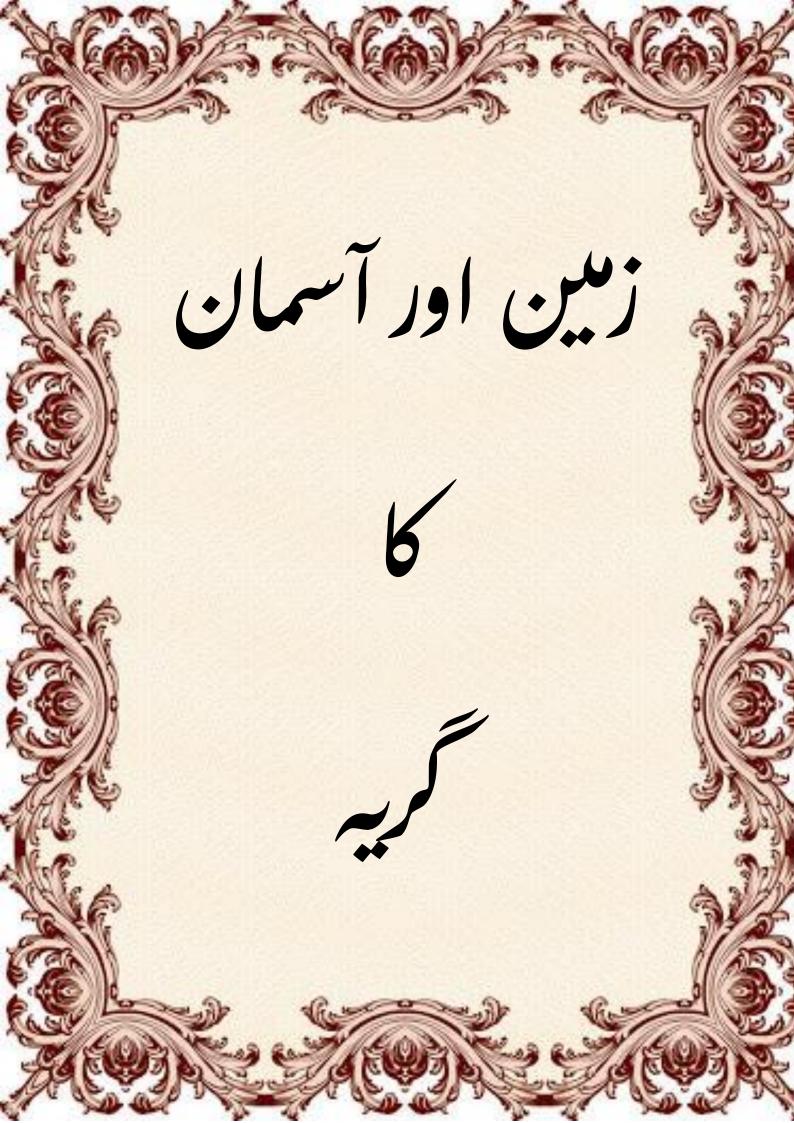
گریہ

امام حسین کے غم میں زمین و آسمان کا گریہ:

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ قبر حسینؑ کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ یہاں ان کے سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہونگے اور زمین اور آسمان ان پر روئینگے۔

(ابن حجر نے اس روایت کو صواعق محرقہ میں نقل کیا ہے ،کیونکہ یہ کتاب ابن حجر نے مکتب تشیع کے خلاف لکھی ہے اس لئے اس روایت کی تصحیح کی ضرورت نہیں سمجھتا جس کتاب کو انھوں نے ہمارے خلاف لکھا اور اس کتاب کی روایات سے ہم پر استدلال کیا ہے)۔

الصواعق المحرقہ
ترجمہ
علامہ اختر فتحپوری
شبیر برادرز اردو بازار لاہور
علی ناصر

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ۔ آ گے ساری وہی حدیث بیان کی ہے ۔

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی قبرِ حسین کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہاں ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے ۔ یہ آلِ محمد کے نوجوانوں کے خون بہنے کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہوں گے اور زمین و آسمان ان پر روئیں گے ۔

ابن سعد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمرہ تھا ۔ جس کی سیڑھی حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھی ۔ جس سے آپ چڑھ کر وہاں جایا کرتے تھے ۔ جب آپ نے جبریل علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کرتے تو وہاں چڑھ جاتے اور حضرت عائشہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی اوپر نہ آئے ۔ حضرت حسین حضرت عائشہ کی لاعلمی میں اوپر چڑھ گئے تو جبریل نے کہا یہ کون ہے ؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے ۔ آپ نے حضرت حسین کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھا لیا تو جبریل نے آپ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے کو ، جبریل نے کہا ہاں ! اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس علاقے کے متعلق بھی بتا دوں جس میں اُسے قتل کیا جائے گا ۔ تو جبریل نے عراق کے علاقے طف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی اٹھا کر آپ کو دکھائی اور کہا یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت حسین قتل ہو کر گریں گے ۔

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا اور

قتل امام حسینؑ کے بعد رونما ہونے والے واقعات

ابن کثیر نے اپنی تاریخ"البدایۃ والنہایۃ" امام حسینؑ کی شہادت کے بعد رونما ہونے والے واقعات کا تزکترہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"انھوں (قتادہ) نے آپ کے قتل کے بارے میں بہت سی باتوں کے وقوع پزیر ہونے کا ذکر کیا ہے، مثلاً یہ کہ اس روز سورج کو گرہن لگا تھا مگر یہ ضعیف قول ہے اور یہ کہ آسمان کے کناروں میں تبدیلی ہو گئ تھی، اور جو پتھر منقلب ہوتا اس کے نیچے خون پایا جاتا اور ان سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ ورس راکھ میں تبدیل ہو گئ تھی اور گوشت حنظل کی طرح ہو گیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ ،ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسولؐ اللہ وفات پا گئے جو دنیا و آخرت میں سید ولد آدم تھے مگر ان باتوں میں سے کسی کا وقوع نہیں ہوا ،اسی طرح آپؐ کے بعد ابوبکر کی وفات ہوئی ، عمر فجر کی نماز پڑھتے ہوئے محراب میں قتل ہوئے مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہیں ہوا ، عثمان کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا ، حضرت

علی بن ابی طالب علیہما السلام نماز فجر کے بعد محراب مسجد میں شہید ہوئے ،مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہیں ہوا"۔

ابن کثیر نے یہ مقایسہ اپنی ناصبیت کا ثبوت دینے کے لئے کیا ہے یا اسکی کوئی اور وجہ سے ،واللہ اعلم

اور شہادت امام حسینؑ کے بعد رونما ہونے والے حادثات میں سے بعض میں نکارت پائی جاتی ہے بعض میں احتمال،مگر ذکر نہیں کیا کس میں نکارت پائی جاتی ہے کس میں احتمال،گویا سب حادثات کو مشکوک بنانے کی کوشش کی ہے۔
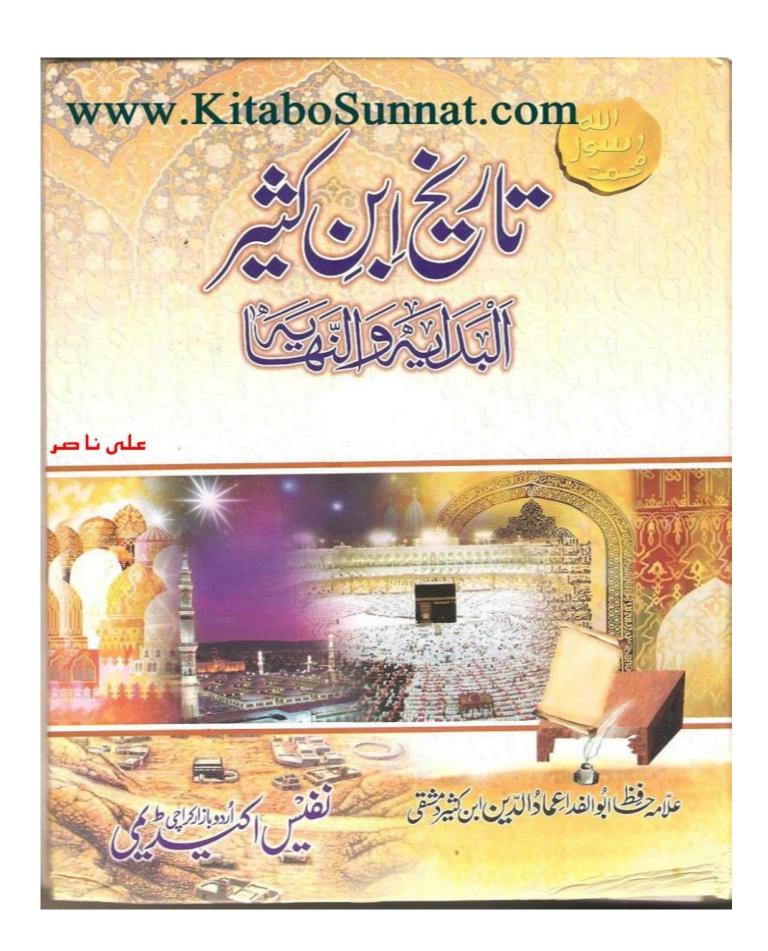
www.KitaboSunnat.com
تاریخ ابنِ کثیر
البدایہ والنہایہ
علی ناصر
علامہ حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی
نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج شب ایک بھیانک خواب دیکھا ہے آپ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے' آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے' ان شاء اللہ یہ فاطمہؓ ایک بچہ جنے گی اور وہ تیری گود میں ہوگا' پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق میری گود میں آیا اور میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا' پھر میری توجہ کسی اور طرف ہوگئی کیا دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہیں' وہ بیان کرتی ہیں میں نے پوچھا اے نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی' میں نے کہا اس کو؟ فرمایا ہاں! اور وہ میرے پاس اس زمین کی سرخ مٹی بھی لایا ہے۔ اور امام احمد نے عن عفان عن وہیب عن ایوب عن صالح ابی الخلیل عبداللہ بن الحارث عن ام الفضل بھی روایت کیا ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر یا میری گود میں آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو پڑا ہے' آپ نے فرمایا ان شاء اللہ فاطمہؓ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور تو اس کی کفالت کرے گی' پس حضرت فاطمہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور اسے ام الفضل کو دے دیا اور انہوں نے اس کو اچھا دودھ پلایا' پس میں ایک روز حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر آپ کی زیارت کے لیے آئی' تو آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اپنے سینے پر رکھا' تو انہوں نے پیشاب کر دیا اور پیشاب آپ کی چادر کو لگ گیا' تو میں نے غصے سے اپنے دونوں ہاتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارے تو آپؐ نے فرمایا اللہ تیرا بھلا کرے' تو نے میرے بیٹے کو تکلیف پہنچائی ہے' فرمایا لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے بول پر پانی گرایا جاتا ہے۔ اور احمد نے اسے اسی طرح عن یحییٰ بن بکیر عن اسرائیل عن سماک' عن قابوس بن مخارق عن ام الفضل ہو بہو اس کی مانند روایت کیا ہے اور اس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی پیشگوئی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

اور امام احمد بیان کرتے ہیں کہ عثمان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہم سے بیان کیا کہ عمار بن ابی عمارہ بحوالہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمیں بتایا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نصف النہار میں قیلولہ کرنے والے کی طرح نیند میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پراگندہ مو اور غبار آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کیا ہے؟ فرمایا حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے' پس میں مسلسل اس دن سے جستجو کرتا رہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ ہم نے اس دن کو شمار کیا اور انہیں معلوم ہوا کہ وہ اسی دن قتل ہوئے ہیں۔ علی ناصر

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ۶۱ ھ میں جمعہ کے روز عاشورہ کے دن قتل ہوئے اور آپ کی عمر ۵۴ سال ساڑھے چھ ماہ تھی۔ یہی بات لیث' ابوبکر بن عیاش الواقدی' خلیفہ بن خیاط ابومعشر اور کئی دوسرے لوگوں نے بیان کی ہے کہ آپ ۶۱ ھ میں یوم عاشورہ کو قتل ہوئے اور بعض کا خیال ہے کہ آپ ہفتہ کے روز قتل ہوئے' مگر پہلا قول اصح ہے۔

اور انہوں نے آپ کے قتل کے بارے میں بہت سی باتوں کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کیا ہے' مثلاً یہ کہ اس روز سورج کو گرہن لگا تھا' مگر یہ ضعیف قول ہے اور یہ کہ آسمان کے کناروں میں تبدیلی ہوگئی تھی' اور جو پتھر منقلب ہوتا اس کے نیچے خون پایا

جاتا' اور ان میں سے بعض نے اس بات کو بیت المقدس کے پتھروں سے مخصوص کیا ہے اور یہ کہ ورس❶ راکھ میں تبدیل ہو گئی اور گوشت حنظل کی طرح ہو گیا اور اس میں آگ بھی تھی وغیرہ وغیرہ ان میں سے بعض باتوں میں نکارت پائی جاتی ہے اور بعض میں احتمال پایا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے جو دنیا و آخرت میں سید ولد آدم تھے' مگر ان باتوں میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اسی طرح آپ کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور اسی طرح حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ محراب میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے شہید ہوئے' مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ ہوا اور اس کے بعد وہ شہید ہو گئے۔ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز فجر کے بعد شہید ہوئے مگر ان میں سے کسی بات کا وقوع نہ ہوا۔ واللہ اعلم

اور حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمارہ سے بحوالہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ انہوں نے جنات کو حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر نوحہ کرتے سنا' اور یہ صحیح بات ہے' اور شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے کہ آپ کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی اطلاع آئی تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا باعث یہ تھا کہ عراقیوں نے آپ کو خطوط لکھے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے پاس آئیں تا کہ وہ ان کی بیعت خلافت کریں اور عوام کی طرف سے آپ کے پاس بکثرت متواتر خطوط آئے اور آپ کے عمزاد مسلم بن عقیل نے بھی آپ کو خط لکھا' اور جب عبیداللہ بن زیاد کو' جو عراق میں یزید بن معاویہ کا نائب تھا' اس بات کا پتہ چلا تو اس نے مسلم بن عقیل کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا اور اس نے انہیں محل سے عوام کی طرف پھینک دیا' پس ان کے سرمایہ دار منتشر ہو گئے اور ان کا اتحاد جاتا رہا۔ دوسری طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حجاز سے عراق کی طرف جانے کی تیاری کر لی اور جو کچھ ہو چکا تھا اس کا انہیں پتہ نہ چلا' پس وہ اپنے اہل اور اپنے اطاعت گزاروں کے ساتھ جو تقریباً تین سو آدمی تھے چل پڑے اور انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے' جن میں حضرت ابوسعید' حضرت جابر' حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم شامل تھے' اس بات سے روکا مگر انہوں نے ان کی نہ مانی' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نہایت احسن رنگ میں انہیں اس بات سے روکا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہ بات نہیں ہو گی' مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔

اور حافظ بیہقی نے یحییٰ بن سالم اسدی کی حدیث سے روایت کی ہے' اور ابوداؤد طیالسی نے اسے اپنے مسند میں ان سے روایت کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبی کو بیان کرتے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ آئے' تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما' عراق کی طرف چلے گئے ہیں' تو وہ مدینہ سے دو یا تین راتوں کی مسافت پر انہیں جا ملے اور پوچھا' آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' عراق' اور ان کے پاس صحائف اور خطوط بھی تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

❶ ورس ایک قسم کی گھاس ہے جو رنگائی کے کام آتی ہے۔ (مترجم)

جبکہ ایسے واقعات کو طبرانی نے اپنی کتاب (المعجم الکبیر) میں نقل کیا ہےاور ھیثمی نے ان روایات کی تصحیح (مجمع الزوائد و منبع الفوائدمیں) کی ہے۔

بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اسکے نیچے تازہ خون نکلتا:

2856 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ، أَنَا هُشَيْمٌ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: أَيُّ وَاحِدٍ أَنْتَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي أَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: «لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ» . فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنِّي وَإِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ

امام زھری فرماتے ہیں:عبدالملک بن مروان نے مجھ سے پوچھا کہ تو ہی ایک آدمی ہے جو مجھے خبر دے سکتا ہے کہ حسین بن علی کی شہادت کے دن کون سی علامت تھی؟میں نے کہا:بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا،تو عبدالملک نے کہا:اس بات میں تو اور میں ساتھی ہیں۔

ھیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں کہا اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں:

15159 – وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ: أَيُّ وَاحِدٍ أَنْتَ إِنْ أَعْلَمْتَنِي، أَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. فَقَالَ: قُلْتُ: لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنِّي وَإِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ.(رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ).

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1790_%D9%85%D8%AC%D9%85%D8%B9-%D8%A7%D9%84%D8%B2%D9%88%D8%A7%D8%A6%D8%AF-%D8%A7%D9%84%D9%87%D9%8A%D8%AB%D9%85%D9%8A-%D8%AC-%D9%A9/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_196
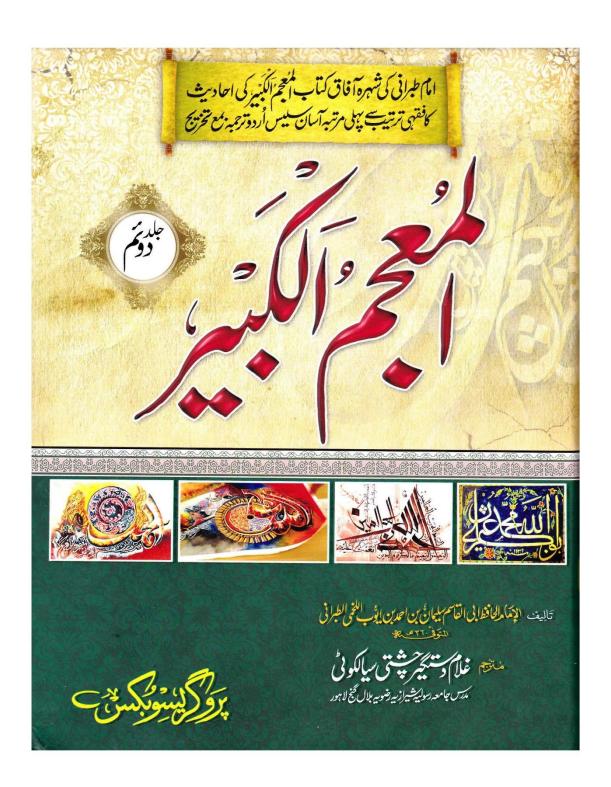
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، وَاللّٰهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَهْلُ بَيْتٍ يُشْبِهُونَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَمَنْ يَشُكُّ فِي هَذَا؟

دن ان کی مانند کوئی نہ تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: اس میں کون شک کرے گا؟

2786 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا حُسَيْنًا وَمَنْ قُتِلَ مَعَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ: قُتِلَ مَعَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ شَابًّا، كُلُّهُمْ ارْتَكَضَ فِي رَحِمِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت منذر ثوری کہتے ہیں: جب بھی ہم نے امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کا ذکر کیا تو محمد بن حنفیہ نے کہا: اُن کے ساتھ سترہ جوان شہید ہوئے' جن میں سے ہر ایک نے رحمِ فاطمہ سے جنم لیا تھا۔

2787 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ، اَنَا هُشَيْمٌ، ثنا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: اَيُّ وَاحِدٍ اَنْتَ اِنْ اَخْبَرْتَنِي اَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ . فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اِنِّي وَاِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ

حضرت امام زہری فرماتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھ سے پوچھا کہ تُو ہی ایک آدمی ہے جو مجھے خبر دے سکتا ہے کہ حسین بن علی کی شہادت کے دن کون سی خاص علامت تھی؟ میں نے کہا: بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا تو اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تو عبدالملک نے کہا: اس بات میں تُو اور میں ساتھی ہیں۔

علی ناصر

2788 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ اَبِي، قَالَتْ: شَهِدَ رَجُلَانِ مِنَ الْجُعْفِيِّينَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ . قَالَتْ: وَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَطَالَ ذَكَرُهُ حَتَّى كَانَ يَلُفُّهُ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ الرَّاوِيَةَ بِفِيهِ حَتَّى يَاْتِيَ عَلَى آخِرِهَا . قَالَ سُفْيَانُ: رَاَيْتُ وَلَدَ اَحَدِهِمَا كَاَنَّ لَهُ خَبَلًا، وَكَاَنَّهُ مَجْنُونٌ

حضرت سفیان نے بیان کیا کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ جعفیہ والوں میں سے دو آدمی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے' ان میں سے ایک کی بات تو طویل ہے' کچھ راوی مختصر کر دیتے ہیں لیکن دوسرا جھنڈا منہ میں لے کر سامنے آتا ہے یہاں تک کہ آخری آدمی تک جاتا ہے۔ حضرت سفیان نے کہا: میں نے ان میں سے ایک کی اولاد کو دیکھا' گویا

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى:
كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرني أن أكتم ذَلِكَ[١].

رواه الطبراني، وحاجب عبيد الله لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ - وَعَنْ الزهري، قَالَ: قَالَ لي عبد الملك: أي واحد أنت إن أعلمتني أي علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لي عبد الملك: إنّي وإياك فِي هَذَا الحديث لقرينان[٢].

رواه الطبراني، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ - وَعَنْ الزهري، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلي، إلا عَنْ دم[٣].

علي ناصر

رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ - وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[٤].

رواه الطبراني، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ - وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أي شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[٥].

رواه الطبراني، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ - وَعَنْ أَبِي قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلي انكسفت الشمس كسفة، حتّى بدت الكواكب نصف النهار، حتّى ظننا أنها هي[٦].

رواه الطبراني، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ - وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندي، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣١).
(٢) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٥٦).
(٣) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٥).
(٤) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٦).
(٥) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٧).
(٦) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٨).

شام میں پتھر کے نیچے سے تازہ خون نکلنا:

2835 – حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: «مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ»

ابن شہاب فرماتے ہیں:شام میں کوئی پتھر اٹھایا جاتا جس دن حسین بن علیؑ شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

هیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کے راویوں کو صحیح (صحیح بخاری، صحیح مسلم یا دونوں میں سے کسی ایک)کا راوی کہا ہے۔

15160 – وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَّا عَنْ دَمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

http://islamport.com/d/1/mtn/1/81/3011.html

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المعجم الکبیر

جلد دوئم

فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

تین بار ایسا کیا۔

2764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ رِجَالًا نَزَلُوا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرَابٌ يَتَتَبَّعُونَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَا لَبِثْتُ اَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ فَقَتَلَهُمْ

شعبی نے کہا: میں نے خواب دیکھا' آسمان سے کچھ ایسے لوگ اُترے ہیں' جن کے پاس جنگی ہتھیار ہیں' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں' تھوڑی دیر گزری تو مختار اُترا تو اس نے امام عالی مقام کے قاتلوں کو قتل کر دیا۔

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُو خَالِدٍ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

امام زہری فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس کا جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

2766 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اُٹھایا جاتا جس دن حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

علی ناصر

2767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ

حضرت اُم حکیم فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' میں ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کی مانند رہا۔

2768 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي

جمیل بن زید فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا'

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى:

كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ(١).

رواه الطبرانى، وحاجب عبيد اللَّه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أَنْت إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إِنِّى وإياك فِى هَذَا الحديث لقرينان(٢).

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم(٣).

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ – وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمئذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة(٤).

رواه الطبرانى، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ – وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل(٥).

رواه الطبرانى، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ – وَعَنْ أَبِى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى(٦).

رواه الطبرانى، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ – وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).

(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).

(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).

(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).

(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).

(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).

آسمان خون کے لوتھڑے کے مانند رہا:

2836 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: «قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ أَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ»

ام حکیم فرماتی ہیں:جب امام حسینؑ شہید ہوئے ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کے مانند رہا۔

هیثمی نے اس روایت کو اپنی کتاب مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں نقل کیا ہے اور ام حکیم تک راویوں کو صحیح (بخاری، مسلم یا دونوں میں کسی ایک) کا راوی قرار دیا۔

15161 – وَعَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَّةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ أَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ إِلَى أُمِّ حَكِيمٍ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

http://lib.efatwa.ir/43322/9/196/15161

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المعجم الکبیر

جلد دوم

فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا

تین بار ایسا کیا۔

2764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ رِجَالًا نَزَلُوا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرابٌ يَتَتَبَّعُونَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَا لَبِثْتُ اَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ فَقَتَلَهُمْ

شعبی نے کہا: میں نے خواب دیکھا' آسمان سے کچھ ایسے لوگ اُترے ہیں' جن کے پاس جنگی ہتھیار ہیں' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں' تھوڑی دیر گزری تو مختار اُترا تو اس نے امام عالی مقام کے قاتلوں کو قتل کر دیا۔

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُو خَالِدٍ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

امام زہری فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس کا جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

2766 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اُٹھایا جاتا جس دن حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

2767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ

حضرت اُم حکیم فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' میں ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کی مانند رہا۔

2768 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي

جمیل بن زید فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا'

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق
محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى:
كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرنى أن أكتم ذَلِكَ[١].

رواه الطبرانى، وحاجب عبيد اللَّه لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: قَالَ لى عبد الملك: أى واحد أَنْت إن أعلمتنى أى علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لى عبد الملك: إنِّى وإياك فِي هَذَا الحديث لقرينان[٢].

رواه الطبرانى، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ – وَعَنْ الزهرى، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلى، إلا عَنْ دم[٣].

رواه الطبرانى، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ – وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[٤].

رواه الطبرانى، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ – وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أى شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[٥].

رواه الطبرانى، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ – وَعَنْ أَبى قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلى انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هى[٦].

رواه الطبرانى، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ – وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندى، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣١).
(٢) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٥٦).
(٣) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٥).
(٤) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٦).
(٥) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٧).
(٦) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٢٨٣٨).

جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا:

2838 – حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، قَالَ: «لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنّسَهَا هِيَ»

ابو قبیل نے کہا:جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا،یہاں تک کہ دن میں تارے نکل آئے،ہم نے گمان کیا کہ یہ رات ہے۔

ھیثمی نے اس روایت (جسے ابن کثیر نے ضعیف کہا ہے) کی سند کو مجمع الزوائد و منبع الفوائد میں حسن کہا ہے:

15163 – وَعَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

https://al-maktaba.org/book/33855/2839

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المُعجم الکَبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المُعجم الکَبیر

جلد دوئم

رَاشِدِ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي نُوَيْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ احْمَرَّتِ السَّمَاءُ . قُلْتُ: اَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ؟ فَقَالَ: اِنَّ الْكَذَّابَ مُنَافِقٌ، اِنَّ السَّمَاءَ احْمَرَّتْ حِينَ قُتِلَ
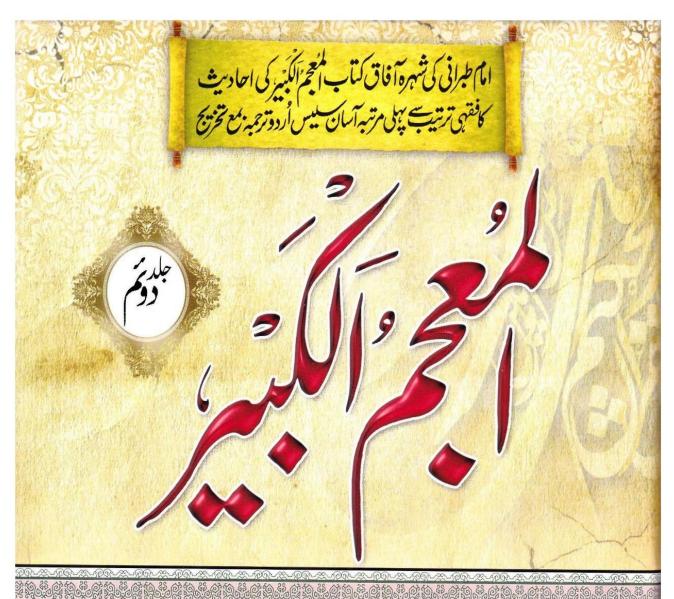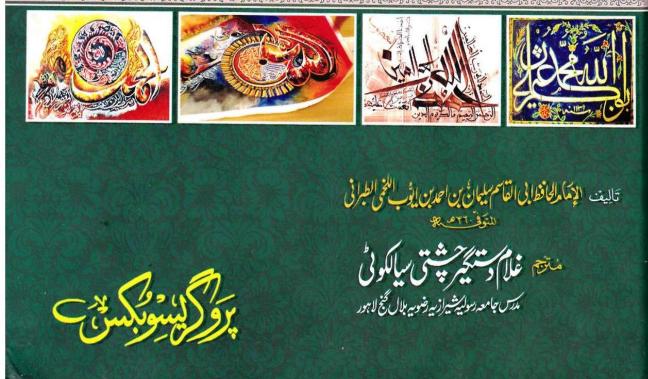
میں نے کہا: کس چیز کی وجہ سے یہ سرخ ہوا ہے؟ تو کسی نے کہا: جھوٹا منافق ہے بے شک آسمان اس وقت سرخ ہوا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

2769 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِي قَيْسٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتَّى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهَا هِيَ

ابوقبیل نے کہا: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا یہاں تک کہ دن کے وقت تارے نکل آئے، ہم نے گمان کیا کہ یہ رات ہے۔

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَثْنَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اِذَا صَلَّيْنَا الْعَصْرَ نَظَرْنَا اِلَى الشَّمْسِ عَلَى اَطْرَافِ الْحِيطَانِ كَاَنَّهَا الْمَلَاحِفُ الْمُعَصْفَرَةُ، وَنَظَرْنَا اِلَى الْكَوَاكِبِ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا

عیسیٰ ابن حارث کندی فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو ہم سات دن اس طرح رہے کہ جب عصر کی نماز پڑھتے تو ہم سورج کو چار دیواریوں کے اطراف میں دیکھتے گویا کہ وہ زرد رنگ کی چادریں ہیں جنہیں لپیٹ دیا گیا ہے اور ہم نے ستاروں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہیں۔

2771 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي السَّمَاءِ حُمْرَةٌ حَتَّى قُتِلَ الْحُسَيْنُ

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے آسمان میں سرخی نہیں تھی۔

2772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا اَبُو غَسَّانَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ،

کلبی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارا اس حالت میں کہ وہ پانی پی رہا تھا، اس کا ہاتھ شل ہو گیا، کہا: اللہ تجھے سیراب نہ کرے!

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان
الهيثمي المصري
المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق
محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء التاسع

المحتوى :
كتاب المناقب

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فَقَالَ: هَلْ رأيت؟ قُلْتُ: نعم، وأمرني أن أكتم ذَلِكَ[(١)].

رواه الطبراني، وحاجب عبيد الله لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات.

١٥١٥٩ - وَعَنْ الزهري، قَالَ: قَالَ لي عبد الملك: أي واحد أَنْت إن أعلمتني أي علامة كَانَت يَوْم قتل الحسين؟ فَقَالَ: قُلْتُ: لم ترفع حصاة ببيت المقدس إلا وجد تحتها دم عبيط، فَقَالَ لي عبد الملك: إِنِّي وإياك فِي هَذَا الحديث لقرينان[(٢)].

رواه الطبراني، ورجاله ثقات.

١٥١٦٠ - وَعَنْ الزهري، قَالَ: مَا رفع بالشام حجر يَوْم قتل الحسين بن عَلي، إلا عَنْ دم[(٣)].

رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٦١ - وَعَنْ أم حكيم، قَالَتْ: قتل الحسين وأنا يَوْمَئِذٍ جويرية، فمكثت السَّمَاء أيامًا مِثْل العلقة[(٤)].

رواه الطبراني، ورجاله إِلَى أم حكيم رجال الصحيح.

١٥١٦٢ - وَعَنْ جميل بن زيد، قَالَ: لما قتل الحسين احمرت السَّمَاء، قُلْتُ: أي شَيْء تقول؟ قَالَ: إن الكذاب منافق، إن السَّمَاء احمرت حين قتل[(٥)].

رواه الطبراني، وَفِيهِ من لم أعرفه.

١٥١٦٣ - وَعَنْ أَبِي قبيل، قَالَ: لما قتل الحسين بن عَلي انكسفت الشمس كسفة، حَتَّى بدت الكواكب نصف النهار، حَتَّى ظننا أنها هي[(٦)].

رواه الطبراني، وإسناده حسن.

١٥١٦٤ - وَعَنْ عيسى بن الحارث الكندي، قَالَ: لما قتل الحسين مكثنا سبعة أيام إذا صلينا العصر نظرنا إِلَى السَّمَاء عَلى أطراف الحيطان، كأنها الملاحف المعصفرة،

---

(١) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣١).

(٢) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٥٦).

(٣) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٥).

(٤) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٦).

(٥) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٧).

(٦) أخرجه الطبراني في الكبير برقم (٢٨٣٨).